بعون صانع کن فکان و فضل خلاق زمین و زمان
مطبع نامی منشی نولکشور میں بحسن زیبائش منطبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اوس خدا کو جو عالم کا پروردگار ہے اور درود و سلام اوس نبی پر جو سب نبیونکا سردار ہے بعد ازان
عباس ابن ناصر علی المورخ بن فضل اللہ العلامۃ الجاجموی غفر اللہ لہم کہتا ہے کہ سنہ بارہ سو انچاس
ہجری مین جب میری بھائی قاسم علی نے کہ نہایت سخی و شجاع و مجاہد تھا اور میری والدہ نے
انتقال کیا مین نے کتاب دقائق الاخبار کو کہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے
موت کے احوال مین تصنیف کی تھی مغلق عربی سے سلیس اردو مین ترجمہ کیا تا فائدہ اوسکا عام ہو جاوے اور
ثواب اوسکا مین نے دونونکی روحونکو بخشا اور جو شخص اس کتاب سے فائدہ پاوے اور نفع اوٹھاوے
اوس سے امید ہے کہ اس مغموم کو اور اون مغفور مرحوم کو اپنی دعا سے محروم نکرے اور اصل کتاب مین سے
کچھ کمی بیشی نہین کی مگر بعضی جگہونمین بضرورت یا بقصد اختصار اور نام اس ترجمے کا **صبح کا ستارہ** ہے
اسواسطے کہ زمانہ بھی آخری ہے اور اوسمین آخیر وقت کا حال بھی مسطور ہے اور خلق کو اس سے ہدایت بھی حاصل ہوگی انشاء اللہ تعالی

پہلا باب نور محمدی کے بیان مین

حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالے نے ایک درخت پیدا کیا جسمین چار شاخین تھین سو شجرۃ الیقین اوسکا نام رکھا پھر محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نور کو سفید موتی کے پردہ مین طاوس سا بنا کر اوس درخت پر بٹھایا اونے ستر ہزار برس اوسپر
تسبیح کی بعد ازان حیا کا آئینہ پیدا کرکے اوسکے آگے دھرا جب طاوس نے اوسمین اپنی صورت دیکھی نہایت ہی حسین
جمیل و زیبا و شکیل تب حق تعالی سے حیا کی اور پانچ دفعہ حق تبارک و تعالی کو سجدہ کیا سو یہی سجدے اوسپر فرض
موقت ہو گئے کہ حقتعالی نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور اونکی امت کو پنج وقتہ نماز کا حکم کیا پھر

حقتعالی نے اوس نور کیطرف دیکھا تب شرم سی وہ پسینے پسینے ہوگیا سو اوسکے سر کی عرق سے
فرشتی پیدا ہوی اور چہرہ کے عرق سے عرش کرسی لوح قلم چاند سورج تارے اور جو کچھ آسمانون مین ہے
اور سینہ کے عرق سے انبیا و رسل و علما و شہدا و صلحا اور ابرو کے عرق سی سب اہل ایمان اور
کانونکی عرق سی یہود اور نصاری اور مجوس غیرہم کی ارواح اور پشت کی عرق سی بیت المعمور
و کعبہ و بیت المقدس اور ساری دنیا کی مسجدونکی زمین اور پانوؤنکے عرق سے زمین اوپر سے نیچے تک
اور جو کچھ اوسمین ہی سب پیدا ہوا پھر حقتعالی نے فرمایا کہ ای نور میرے حبیب کی نظر کر سو اوسنی دیکھا
اپنے آگے ایک نور اور پیچھے ایک نور اور داہنے ایک نور اور بائین ایک نور یہ چارون یار تھے
رضی اللہ تعالی عنہم پھر اوس نور نے ستر ہزار برس تسبیح کی تب حقتعالی نے اوس سے ارواح انبیا
پیدا کرکے اونسی لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ کہلایا پھر عقیق سرخ سے ایک قندیل شفاف
پیدا کی اور نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت کو جسطرح دنیا مین ہی اوسیطرح بناکر قندیل مین رکھا
اور تمام روحون نے اوسکے گرد طواف کیا اور ستر ہزار سال تک تسبیح و تہلیل کی پھر خدا تعالی نے
سبکو حکم کیا کہ اوسکی طرف دیکھین سو جسنے اوسکی سر کو دیکھا خلیفہ و سلطان ہوا اور جسنی پیشانی کو
دیکھا امیر عادل ہوا اور جسنے بھوونکو دیکھا نقاش ہوا اور جسنے کانونکو دیکھا صاحب تمتع و صاحب
اقبال ہوا اور جسنی آنکھونکو دیکھا حافظ قرآن ہوا اور جسنی رخسارونکو دیکھا سخی اور عاقل ہوا اور جسنے
بینی کو دیکھا طبیب و عطار ہوا اور جسنے ہونٹھونکو یا دانتونکو دیکھا خوبرو ہوا اور جسنی منھ کو دیکھا
روزہ دار ہوا اور جسنی زبان کو دیکھا بادشاہونکا قاصد ہوا اور جسنی حلق کو دیکھا واعظ اور
موذن ہوا اور جسنے داڑھی کو دیکھا جہاد کرنیوالا ہوا اور جسنے گردن کو دیکھا تاجر ہوا اور جسنے
دونون بازوونکو دیکھا تیغ زن اور نیزہ باز ہوا اور جسنی صرف داہنی بانہہ کو دیکھا حجام ہوا اور جسنی صرف
بائین بازو کو دیکھا جلاد ہوا اور جسنی داہنی ہتھیلی کو دیکھا صراف ہوا اور جسنی بائین ہتھیلی کو دیکھا ناپ
جوکھنیوالا ہوا اور جسنی دونون ہتھیلیونکو دیکھا سخی و صاحب کسب ہوا اور جسنی دونون ہاتھونکی
پشت کو دیکھا بخیل ہوا اور جسنی داہنے ہاتھ کی اونگلیونکو دیکھا کاتب ہوا اور جسنی بائین ہاتھ کی انگلیونکو
دیکھا درزی ہوا اور جسنی سینے کو دیکھا عالم و مجتہد ہوا اور جسنی پشت کو دیکھا متواضع اور شرع کا مطیع ہوا
اور جسنی پہلو کو دیکھا غازی ہوا اور جسنی شکم کو دیکھا قانع و زاہد ہوا اور جسنی زانونکو دیکھا راکع اور ساجد ہوا اور جسنی

پشت دیکھا شکاری ہوا اور جسنے قدم کے نیچے دیکھا ٹرا چلنے والا ہوا اور جسنے ہر جہا نین کو دیکھا سرودی ہوا
اور جسنے نہ دیکھا یہودی و نصرانی و کافر و سرکش ہوا اور جاننا چاہیے کہ حقتعالی نے نماز کو لفظ احمد کی صورت
پر مقرر کیا قیام الف کے مانند اور رکوع حے کے مانند اور سجدہ میم کے مانند اور نشست دال کے مانند اور خلق کو
لفظ محمد کی صورت پر پیدا کیا سر میم کیطرح گول ہو دونون ہاتھ حے کے مانند او شکم میم کے مانند اور دونون پانون
دال کے مانند اور کوئی کافر اونکی صورت پر جلایا نجائیگا بلکہ صورتین اونکی بدل دیجائینگی تمام ہوا پہلا باب
مترجم کہتا ہی اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے سب کچھ پیدا ہوا تو سگ
و خوک کافر بھی اوسی سے ہوے اور اس سے اوسکا نجس ہونا لازم آتا ہی کہو نہین نور محمد اصل تمام اشیا کا ہے اور
فروع کے آثار و احکام اصل پر جاری نہین ہوتے دیکھو مٹی سے سبزہ اور دانہ پیدا ہوتا ہی اور سبزے اور دانے سے
جانورونکا گوشت اور یہ سب ملکر انسان کی غذا ہوتی ہی اور وہ غذا مرد کی پشت پر پہونچکر نطفہ ہوتی
اور عورتونکے سینے پر پہونچکر دودھ اور رگون پر پہونچکر خون اور مثانے مین جاکر بول اور ہر جگہ نیا حکم اور نیا
اثر پیدا کرتی ہی اور مٹی اون حکمون اور اثرونسے مبرا ہی اسیطرح سیاہی دوات مین ہی سب حرفونکی اصل ہی
لیکن قرآن کے حروف جب اوس سے بنتے ہین تب یہ حکم پیدا کرتی ہی کہ ناپاک آدمی اوسکو نہ چھوئے اور یزید
او شیطان انکا نام جب اوس سے لکھا جاتا ہی تو قابل تعظیم نہین ہوتی اور رسول اللہ کو امی اسواسطے کہتے ہین
کہ سب اشیا کی اصل ہین کیونکہ ام کا لفظ زبان عرب مین معنی اصل کے آتا ہی جیسے ام القری مکہ کہ سب گانوونکا اصل ہی
اور ام الکتاب سورہ فاتحہ کہ تمام قرآن بطرز اجمال اوسمین مندرج ہی اور اسیطرح ام الدماغ و ام الامراض وغیر ذلک

دوسرا باب آدم علیہ السلام کی پیدایش مین

ابن عباس نے فرمایا ہی کہ حقتعالی نے آدم علیہ السلام کو ملک ملک کی خاک سے پیدا کیا سر کعبے کی خاک سے
اور سینہ دہنا کی خاک سے اور پشت و شکم ہند کی مٹی سے اور دونون ہاتھ پورب کی مٹی سے اور دونون پانون
پچھم کی مٹی سے اور ایک روایت یہ ہی کہ سر بیت المقدس کی خاک سے اور چہرہ ایک بہشت کی خاک سے اور
دانت ہند کی خاک سے اور ہاتھ کعبے کی خاک سے اور ہڈیان پہاڑ کی خاک سے اور بعضے اعضا بابل کی
خاک سے اور پشت عراق کی خاک سے اور دل فردوس کی خاک سے اور زبان طائف کی خاک سے اور آنکھین
حوض کوثر کی خاک سے اور سر جو بیت المقدس کی خاک سے تھا اس سبب سے عقل و فہم و نطق کا مکان ہوا اور منہ
کہ بہشت کی خاک سے تھا محل زینت ہوا اور آنکھین کہ حوض کوثر کی خاک سے تھین موضع ملاحت ہوئین اور روایت کرتے ہین

کی خاک سی تھے جای حلاوت ہوئی اور ہاتھ کہ کعبی کی خاک سی تھی مقام سخاوت ہوئی اور پشت کہ عراق کی خاک سی
تھی قوت کی جگہ ہوئی اور وہ بعض اعضا کہ خاک بابل سی تھے موضع شہوت ہوئی اور استخوان کہ پہاڑ کی
خاک سی تھی مضبوطی اور کڑاپن کی جگہ ہوئی اور دل کہ بہشت فردوس سی تھا معدن ایمان و عرفان
ہوا اور زبان کہ طائف سی تھی مکان شہادت کی یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنی کی ہوئی اور
آدم علیہ السلام کی بدن میں نو دروازی بنائی سات چہرہ میں دو آنکھیں دو کان دو نتھنے ایک منہ اور دو موضع
مخصوص اور اوسکو پانچ حواس دئی بصر و سمع و ذوق و شم و لمس اور جب روح کو حکم دیا کہ اوسکی منہ میں یا
دماغ میں داخل ہوئی روح دو سو برس تک اوسکی گرد پھری پھر آنکھوں میں اوتری اور جسم کو دیکھا تو مٹی پایا پھر جب
کانوں میں پہونچی فرشتوں کی تسبیح سنی پھر ناک میں اوتری چھینک آئی اور پیشتر اس سے کہ چھینک سی فراغت پاوی حقتعالی نے
اوسی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا سکھا دیا پھر جب اوسنی حمد کہا تب خدا تعالی نی فرمایا یَرْحَمُكَ رَبُّكَ یا آدم پھر
سینے میں اوترکر اوٹھنی کا ارادہ کیا لیکن اوٹھ نہ سکی اس سبب سی حق تعالی نی فرمایا وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا یعنی
آدمی بڑا جلد باز ہی اور پھر جب پیٹ میں پہونچی کھانے کی محتاج ہوئی پھر تمام بدن میں پھیل گئی سب اوسکی ہڈی چربی
و گوشت و رگ و پی بنگئی پھر حقتعالی نی اوسی ناخن کا لباس پہنا دیا سر سی پاؤں تک سفید شفاف چمکتا ہوا کہ ہر
اوسکا حسن بڑھتا تھا پھر جب اوسنی گناہ کیا وہ خلعت اوتار لی گئی اور ذرا سا نشان یادگار کیواسطی اونگلیوں میں
چھوڑ دیا گیا پھر جب اللہ تعالی آدم علیہ السلام کو بنا سنوار چکا اور روح اونکی بدن میں داخل ہو چکی نور محمدی
اونکی ماتھی پر پہونچکر ماہ دو ہفتہ کے مانند چمکا پھر اونھیں بہشتی تخت پر بٹھلایا اور فرشتوں نی کہار
بنکر سو برس تک اونکو آسمانوں کی عجائبات دکھلائی پھر اونکی واسطی مشک خالص سی ایک گھوڑا پیدا
کیا گیا جسکا نام میمونہ تھا اور موتی و مونگے کے دو بازو رکھتا تھا اسپر آدم علیہ السلام سوار ہوئی اور
جبرئیل علیہ السلام نی اوسکی باگ پکڑی اور میکائیل و اسرافیل داہنی بائیں چلو میں چلی اور آسمانوں کا تماشا اونکو
دکھلایا اور وہ فرشتوں کو سلام کرتی تھی اور کہتی تھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ سو فرشتی کہتی تھی وَعَلَیْكُمُ السَّلَامُ
میں حقتعالی نی فرمایا کہ ای آدم تیری اور تیری ایماندار اولاد کی درمیان قیامت تک یہی تحیت ہی تمام ہوا بیان کا
مترجم کہتا ہی یہانسی معلوم ہوا کہ جو اسوقت کی بہتیری مسلمان بجای اسلام علیکم کی بندگی مجرا آداب وغیرہ
نئے نئے انوکھی الفاظ کہتی ہیں جنھیں شرع نی نہیں بتایا سو اونکا کہنا اچھا نہیں کیونکہ اسمیں قدیمی
سنت کا ترک کرنا اور نئی باتوں کا رائج کرنا لازم آتا ہی اور مشکوٰۃ میں ہی کہ سلام سی پیشتر

لوگ آپسمین انعم اللہ بک عینا کہتی تھے جب اسلام پھیلا بجای اوسکے السلام علیکم مقرر ہوا اور وہ
متروک ہوا اور ہندمین ایک اور یہ رسم ہی کہ اکثر اہل حرفہ وغیرہ جو چھوٹی امت کہلاتی ہین بڑی آدمیونسے
السلام علیکم کہین تو وہ لوگ حد بھر خفا ہوں اور اون بیچارونکو ایذا پہونچاوین سو علاج اسکا
یہ ہے کہ چھوٹے لوگ بجای السلام علیکم کے فقط سلام یا میان سلام یا سلام صاحب یا
سلام جی کہین کیونکہ حذف کرنا علیکم کا روا ہی قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ

تیسرا باب فرشتون کی پیدایش مین

جاننا چاہیے کہ حقتعالی نے چار فرشتے بزرگ پیدا کیے اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و ملک الموت یعنی عزرائیل
علیہم السلام اور تدبیر عالم کی اونکی سپرد کی پس جبرئیل علیہ السلام کو وحی کا کام سپرد کیا اور میکائیل
علیہ السلام کو مینہ برسانی اور رزق پہونچانے پر مقرر کیا اور عزرائیل علیہ السلام کو روحونکا کام دیا
اور اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ اسرافیل
علیہ السلام نے حقتعالی سے ساتون آسمانونکی و ساتون زمینونکی قوت مانگی سو حقتعالی نے عنایت کی
اور ہواؤنکی قوت اور پہاڑونکی قوت اور جن اور انسان کی قوت اور چارپایونکی قوت مانگی سو وہ بھی
عنایت کی اور اونکی سر سے پانون تک زعفرانی بال ہین اور بہت منھ اور بہت زبانین اون
بالونمین چھپی ہین سو وہ ہر زبان سے دس لاکھ بولیونمین تسبیح کہتے ہین اور اونکی ہر ایک سانس سے ایک فرشتہ
پیدا ہوتا ہی سو وہ سب کے سب قیامت تک اللہ تعالی کی تسبیح کہتے ہین اور وہ مقربین ہین اور عرش کی
اوٹھانیوالے ہین اور کراماً کاتبین اور سب اسرافیل کی صورت ہین اور ہر روز اسرافیل علیہ السلام تین بار
جہنم کیطرف دیکھتے ہین اور بدن اونکا دبلا کمان کے چلے کے موافق ہو جاتا ہی پھر بہت روتے ہین اور زاری
کرتے ہین اگر حقتعالی اونکے آنسوؤنکو نہ روکے تو ساری زمین آنسوؤنسے بھر جاوے اور نوح علیہ السلام کا سا
طوفان ظاہر ہو اور لکھتے ہین بعضے محققین کہ اگر سارے دریاؤنکا پانی اونکے سر پر ڈالین تو ایک قطرہ
زمین پر نگرے اور میکائیل پانسو برس بعد اسرافیل کے پیدا ہوئے اونکے سر سے پانون تک زعفرانی بال ہین
اور زبرجد کے بازو ہین اور ہر بال مین دس لاکھ زبانین ہین اور دس لاکھ آنکھین ہین اور ہر آنکھ سے روتے ہین
تا حقتعالی مومنون پر رحمت کرے اور ہر زبان سے مغفرت مانگتے ہین اور ہر آنکھ سے ستر ہزار بوندین ٹپکتی ہین اور
ہر بوند سے ایک فرشتہ میکائیل کی صورت پیدا ہوتا ہی اور سب قیامت تک تسبیح کہتے ہین اور وہ میکائیل کے مددگار

صبح کا ستارہ

اور کروبی کہلاتی ہین اور منتصب ہیں اور سبزی پر اور پھولون پر اور رزق پر معین ہین کوئی بوند دریا مین اور کوئی پھل
درختون مین اور کوئی گھاس کا تنکا زمین پر نہین جسپر ایک موکل میکائیل کا نہو اور جبرئیل پانسو برس بعد
میکائیل کی پیدا ہوی اونکی ایک ہزار چھ سو بازو ہین اور سر سی پانوتک زعفران سی بال اور دونون آنکھونکے
بیچون بیچ مین سورج اور ہر بال پر چاند اور تارے ہین ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ نور کی دریا مین پیٹھتی ہین
اور جب نکلتی ہین تب اونکی بازوونسی جتنے قطرے گرتے ہین اوتنی ہی فرشتی جبرئیل کی صورت پیدا ہوتی ہین یہ سب
قیامت تک تسبیح کہتی ہین اور وہ روحانی کہلاتی ہین اور ملک الموت علیہ السلام کی صورت ہو بہو اسرافیل کی سی ہی

چوتھا باب موت کی پیدایش مین

قولہ تعالی خلق الموت والحیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی منقول ہی کہ حقتعالی نے
موت کو ہزار ہزار پردے مین پیدا کیا آسمانون اور زمینونسی بڑا اور ستر ہزار زنجیر مین اوسی جکڑا ہر زنجیر اتنی
لانبی کہ اگر ہزار برس چلی تو اوسکا چھور ملے اور فرشتو اوسکے پاس نجاتی تھے اور اوسکا مکان نجانتے تھے لیکن
اوسکی آواز سنتی تھے پر آدم علیہ السلام کیوقت تک نجانتی تھے کہ وہ کون ہی بعد ازان حقتعالی نے
ملک الموت کو فرمایا کہ مین نے تجھکو موت پر مسلط کیا ملک الموت نے کہا یا رب موت کیا چیز ہی تب حقتعالی نے
پردے اوٹھادیے اور ملک الموت نے موت کو دیکھا پھر حقتعالی نے فرشتونسے فرمایا کہ سب کھڑے ہو اور موتکو دیکھو
سو جب سب کھڑے ہوے تب موتکو فرمایا کہ اپنے سب بازوونسے اوڑے اور اپنی سب آنکھین کھولی پس جب موت اوڑی
سب فرشتے بیہوش ہوکر گر پڑے اور ہزار برس کے بعد ہوش مین آئے اور کہا یا رب اس سے بڑا ابھی کچھ تو نے
پیدا کیا ہی فرمایا مین نے اسے پیدا کیا ہی اور یہ بزرگتر ہین اور سب خلق اسے چکھیگی پھر فرمایا کہ عزرائیل
مین نے تجھکو اسپر مسلط کیا عزرائیل نے کہا یا رب مین اسے کس بل بوتے سے پکڑون یہ تو بہت ہی بڑی ہی تب
حقتعالی نے اوسے ایسا زور بخشا کہ اوسنے موتکو پکڑ لیا اور موت اوسکی تابع ہوگئی اور کہنے لگی یا رب
مجھے حکم دے تو ایکبار آسمان مین ندا کرون فرمایا اچھا ندا کر تب موت نے گرج کر پکارا کہ مین وہ ہون
کہ ہر دوستکو جدا کرونگی اور جورو خصم مین جدائی ڈالونگی مین وہ ہون کہ باپونکو بیٹونسے الگ کرونگی اور
بھائیونکو بہنونسے بچھڑاونگی مین وہ ہون کہ بنی آدم کی قوتین گھٹادونگی اور اونکی بل بوتے ڈھادونگی
اور گھرونکو اور شہرونکو اوجاڑدونگی مین وہ موت ہون کہ تمکو ہلاک کرونگی اگرچہ بہت مضبوط برجون مین
جاکر چھپو مین وہ ہون کہ کوئی مخلوق مجھسے بچا نہوگی اور جب موت کسی پر وارد ہوتی ہی تو ایک صورت

اوسکے سامنے بنکر کھڑی ہوتی ہے تب جی بولتا ہے تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے کہتی ہے کہ مین موت ہون تجھے
دنیا سے نکالونگی اور تیری اولاد کو یتیم کرونگی اور تیری بیبیونکو رانڈ بناؤنگی اور تیرا مال تیرے وارثونکو دلواؤنگی
جنھین تو زندگی مین نچاہتا تھا اور تو نے آجتک اپنے واسطے نیکی نہ کمائی سو اب مین آ پہونچی یہ سُنکر جی مُنھ پھیر
لیتا ہے تب موت دوسری طرف سے اوسکے سامنے جاکر کھڑی ہوتی ہے اور کہتی ہے تو مجھے نہین پہچانتا مین وہی ہون
جسنے تیری مان باپکی جان قبض کی اور تو کھڑا دیکھتا تھا اب تجھکو لینے آئی ہون تا اولاد تیری دیکھے
مین وہ موت ہون جنے اگلی بڑی بڑی گروہونکو ہلاک کیا پھر کہتی ہے بتا تو نے دنیا کو کیسا پایا تب جی کہتا ہے
کہ مینے اوسے مکار و غدار و بیوفا پایا پھر حقتعالی دنیا کی صورت اوسکے سامنے بھیجتا ہے وہ کہتی ہے کہ ای گنہگار
شرماتا نہین تو نے مجھمین گناہ کیا اور آپکو نافرمانیوں سے باز نرکھا اور حرام و حلال مین فرق نکیا اور سمجھا
کہ مین دنیا سے جدا ہی نہونگا سو مین تجھسے اور تیرے عمل سے بیزار ہون اور مال کہتا ہے ای گنہگار تو نے مجھے ناحق
طرح سے کمایا اور غریب غربا کو ندیا آخر آج مین دوسرے کے ہاتھ پڑا قولہ تعالی یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ
اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ یعنی اوسدن مال و اولاد فائدہ نہ دیگی مگر جو اللہ کے پاس آوے ایسا دل لیکر جو ہووے
فارغ و سلامت ہو بعد ازان موت روح کو لیتی ہے اگر مومن ہے تو سعادت کے ساتھ اور اگر منافق ہے تو شقاوت کے ساتھ

پانچوان باب اس فکر مین کہ موت کسطرح روح کو لیتی ہے

کتاب النبوی مین مقاتل بن سلیمان مفسر سے منقول ہے کہ ملک الموت کا ایک تخت ہے ساتوین آسمان مین نور سے بنا ہوا
جسکے ستر ہزار پائے ہین اور ملک الموت کے چار بازو ہین اور ہر جاندار کے مقابل اوسکے بدن مین مُنھ اور آنکھین
اور ہاتھ ہین سو جو مُنھ اوسکا جس شخص کے مقابل ہے اوسی مُنھ سے اوسکو دیکھتا ہے اور اوسی ہاتھ سے اوسکی
جان قبض کرتا ہے اور قبض کرنیکے بعد وہ مُنھ اور ہاتھ ملک الموت کے بدن سے جاتا رہتا ہے اور ایک پانوٗن
ملک الموت کا دوزخ کے پل پر ہے دوسرا بہشت کے تخت پر اور بدن ایسا بڑا ہے کہ اگر سارے دریاؤنکا پانی اوسکے
سر پر ڈالیں تو ایک بوند نیچے نہ گرے اور کہتے ہین کہ تمام دنیا ملک الموت کے سامنے اسطرح ہے جیسے ایک خوان
طرح طرح کے کھانونسے بھرا ہوا آدمی کے سامنے رکھا ہو کہ جو چیز چاہے اوسمین سے کھالیوے اور کہتے ہین کہ جب
سب خلق فنا ہو جاویگی ملک الموت کے بدن کی تمام آنکھین بند ہو جاوینگی مگر آٹھ اسرافیل و میکائیل و جبرئیل
و عزرائیل اور چار حاملان عرش کے اوٹھانیوالے اور کعب احبار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حقتعالی نے عرش کے نیچے ایک
درخت پیدا کیا ہے [illegible] مخلوقات کے ہین [illegible] اوسمین پتے ہین سو جب [illegible] کی عمر

تمام ہوتی ہی اور چالیس دن زندگی کے باقی رہجاتی ہین ایک پتا ٹوٹکر عزرائیل کی گود مین آگرتا ہے
عزرائیل کو خبر ہوجاتی ہی اور اوس شخص کی جان قبض کرنے پر مستعد ہوتی ہین اور جسدن سی پتا گرتا ہے
اوسی دن سی وہ شخص آسمان پر مردہ مشہور ہوتا ہی اگرچہ دنیا مین چالیس دن تک زندہ رہتا ہی اور کہتی ہین
کہ جب کسیکی عمر تمام ہوتی ہی تب وہ فرشتہ جو اوسکی دمونپر موکل ہی ملک الموت سی کہتا ہے کہ فلانے کی
سانسین پوری ہوچکین اور جو اوسکی رزق و اعمال پر تعین ہی کہتا ہی کہ اوسکی روزی اور اوسکی سب کام
تمام ہوئی اور حقتعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہی کہ جسکا نام ملک الارحام ہی اوسکا یہ کام ہی کہ نطفہ مین
اوس جگہ کی مٹی ملا دیتا ہی جس جگہ وہ شخص مریگا سو بندہ ہر جگہ پھرا کرتا ہی اور آخر وہین جاکر مرتا ہی جہانکی
موت بدی ہی قولہ تعالے قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ
إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ یعنی کہدے ای محمد کہ ای منافقو اگر تم اپنے گھر وںمین ہوتے اور سمجھتے کہ ہماری
ساتھ جہاد کو باہر نکلو تو بھی باہر نکلتی تم مین سے وہ لوگ جن پر مارا جانا لکھا تھا اپنی پڑاو یعنی جس جگہ مین
اونھین مرنا لکھا تھا وہین آموجود ہوتی اور کہتے ہین کہ ملک الموت علیہ السلام پہلی زمانے مین ظاہر
ہوتے تھی سو ایکدن سلیمان علیہ السلام کی پاس آئی اور ایک جوان کو جو حضرت کی پاس بیٹھا تھا بنظر دیکھا
جوان کانپ اوٹھا پھر جب ملک الموت چلی گئے جوان نے کہا یا حضرت ہوا کو فرمائیے کہ مجھے چین مین پہونچا دے
حضرت نے ویسا ہی کیا ایک گھڑی بعد پھر ملک الموت آئی تب سلیمان نے پوچھا کہ تم اوس جوان کو کس سبب
دیکھتے تھی ملک الموت علیہ السلام نے کہا مجھے حکم ہوا تھا کہ آج ہی چین مین اوس شخص کی روح کو قبض کر
سو مین اوسکو تمہاری پاس بیٹھا دیکھکر تعجب کرتا تھا تب سلیمان علیہ السلام نے اوسکا سارا
حال کہہ سنایا ملک الموت نے کہا خوب اب مین جاتا ہون اوسکی جان وہین نکالونگا اور کہتے ہین کہ
ملک الموت کی بہت سے اتباع اور اعوان ہین کہ روحون کو قبض کیا کرتے ہین چنانچہ منقول ہی کہ ایک شخص ہمیشہ
یہی ورد رکھتا تھا کہ یا خدا بخشدے مجھکو اور اوس فرشتے کو جو سورج پر موکل ہی سو بعد مدت کی ایکدن
اوس فرشتے نے دعا کی کہ یا رب مجھے حکم ہو تو اوس شخص کی ملاقات کو جاؤن چنانچہ حکم ہوا اور فرشتہ
اوسکی ملاقات کو آیا اور کہنے لگا ای شخص تو میرے واسطے بہت دعا مانگا کرتا تھا کہہ تیرا مقصد کیا ہی
کہا میرا مقصد یہ ہی کہ تو مجھکو اپنی مکان پر لیجائے اور مین ملک الموت سی پوچھون کہ میری زندگی کے
کتنے دن باقی ہین فرشتہ اوسے آسمان پر لیگیا اور اپنے مکان پر بٹھلا کر آپ ملک الموت کے

پاس گیا اور کہا کہ ایک آدمی ہمیشہ میرے واسطے دعا مانگا کرتا ہی اور حاجت اوسکی یہ ہی کہ اپنے مرنیکا دن
معلوم کر کے آخرت کیواسطے کچھہ ثواب جمع کرے سو تم اوسکی کتاب دیکھکر اوسکے مرنیکا حال بتا دو ملک الموت نے
کہا تیرا مصاحب جو ان عظیم الشان ہی نہ مریگا جبتک تیری جگہ پر نہ بیٹھے سورج کے فرشتے نے کہا وہ تو آیا ہی اور
میری جگہ پر بیٹھا ہی ملک الموت نے فرمایا کہ اگر وہ تیری جگہ پر بیٹھا ہوگا تو میرے ساتھیون نے اوسکی روح بھی قبض
کرلی ہوگی اور خبرمین ہی کہ چارپائے سب اللہ تعالی کے ذکر مین ہین اور جب چھوڑ دیتے ہین حقتعالی اونکی جان قبض
کرلیتا ہی اور کہا حقیقت مین قابض ارواح کا حقتعالی ہی اور ملک الموت کیطرف اسطرحکی نسبت ہی جیسے
کہتے ہین کہ زید نے عمر کو قتل کیا یا فلانی بیماری سے زید مرگیا قال اللہ تعالی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا

چھٹا باب پیغمبرونکی روحونکی حال مین

خبرمین ہی کہ جب ملک الموت علیہ السلام اونکی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہی روح کہتی ہی کہ تیری اطاعت
نکرونگی جب تک خدای عزوجل کا حکم نہ پاؤنگی ملک الموت علیہ السلام کہتا ہی اسلیے مجھے حکم دیا ہی روح
کہتی ہی جاؤ اس بات کا اثبات پر کچھہ نشان و برہان لے آؤ جب مجھے میرے اللہ تعالی نے پیدا کیا اور بدن مین
داخل کیا تم اوسوقت مین نتھے اب چاہتے ہو کہ مجھے لیجاؤ ملک الموت علیہ السلام یہ سنکر اللہ تعالی
کیطرف پھر جاتا ہی تب اللہ تعالی فرماتا ہی کہ میری بندیکی روح سچ کہتی ہی اے ملک الموت بہشت مین جا اور ایک
سیب یا انگور وہان سے لیکر اوسے دکھلا ملک الموت بہشت مین جاتا ہی اور میوہ لاتا ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوتا ہی سو وہ روحکو دکھا دیتا ہی تب روح ہنسی خوشی سے نکل آتی ہی

ساتوان باب مومنونکی روحونکے بیان مین

خبرمین ہی کہ جب مسلمان کی عمر آخر ہوچکتی ہی ملک الموت اوسکے منھہ کیطرف سے روح قبض کرنے آتا ہی تب
وہ کہتا ہی کہ ادھر سے راہ نہین کیونکہ اس منھہ سے خدای عزوجل کا نام لیا جاتا تھا تب ہاتھونکیطرف سے آتا ہی
ہاتھہ کہتے ہین کہ ادھر سے بھی رستہ نہ ملیگا کیونکہ ان ہاتھونسے انھے صدقہ دیا ہی اور یتیم کا سر سہلایا ہے
اور علم لکھا ہی اور کافر پر تلوار چلائی ہے تب پانوونکی طرف سے آتا ہی پانوون کہتے ہین ادھر سے بھی تم
نہ آنے پاؤگے کیونکہ ان پانوونسے وہ جماعت کو گیا ہی اور عیدونکی نماز کو گیا ہی اور عالمون کی
مجلس مین گیا ہی تب کانونکیطرف سے آتا ہی کان کہتے ہین ادھر بھی تم نہ آنے پاؤگے کیونکہ ان کانون سے
اسنے اللہ تعالی کی باتین اور قرآن شریف سنا ہے تب آنکھون کیطرف سے آتا ہے آنکھین

کہتی ہین ادھر سے بھی تھا اگذر ممکن نہین کیونکہ اسنے ان آنکھونسے قرآن دیکھے ہین اور عالمونکے چہرے پر
نظر کی ہی تب ملک الموت اللہ تعالی کیطرف پھر جاتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اپنی ہتھیلی پر میرا نام لکھکر
اوسکی روح کو دکھاؤ ملک الموت یہی کرتا ہی تب وہ نکل آتی ہی اور اس نام کی انس سے جانکنی کی سختی
نہین ہوتی ہی اور خبر مین ہی کہ جب بندہ نزع مین ہوتا ہے آواز آتی ہی کہ اسے چھوڑ دو ذرا آرام
لے لیوے اور جب روح سینے پر پہونچتی ہی آواز آتی ہی کہ اسے چھوڑ دو آرام لے لیوے اسیطرح اور اعضا مین
یہانتک کہ جب حلق پر پہونچتی ہی آواز آتی ہی کہ چھوڑ دو اسے تو سب اعضا آپسمین رخصت ہولین تب
آنکھ آنکھ کو وداع کرتی ہی اور کہتی ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اسیطرح کان اور ہاتھ
اور پانون سب ایک دوسریکو رخصت کرتے ہین اور ہاتھ بےحس و حرکت رہجاتے ہین اور آنکھین بے نظر اور
کان بے سماعت لیکن یہ سب سہل ہی اگر زبان پر ایمان اور دلمین معرفت باقی رہی اگر نعوذ باللہ تعالی
اسمین فرق آیا تو کہین ٹھکانا نہین فقیہون نے کہا ہی کہ نزع کیوقت اکثر ایمان سلب ہو جاتا ہی

آٹھوان باب فریب شیطان کے بیان مین

خبر مین ہی کہ جان نکلنے کیوقت شیطان آتا ہی اور بائین طرف بیٹھکر کہتا ہی کہ اس دین کو چھوڑ دے اور کہہ کہ خدا دو ہین تو
تجھے نجات ملے امام حجۃ الاسلام دقائق الاخبار کے مؤلف فرماتے ہین جب ایسا معاملہ ہوا تو بڑا خطر ہے
سو اے دوستو ہمیشہ گریہ و زاری مین رہو اور شب بیداریان کرو اور نمازین پڑھو اور خواب غفلت سے بیدار رہو
اور دنیا سے بیزار ہو تا نجات پاؤ امام اعظم نعمان ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے پوچھا کون گناہ ہے جسمین ایمان جاتے رہنے کا
زیادہ خوف ہے فرمایا ایمان کا شکر نکرنا اور خوف خاتمے کا چھوڑ دینا اور خلق پر ظلم کرنا جسمین یہ تینون
خصلتین ہون غالب یہ ہی کہ دنیا سے بے ایمان جائے اور کہتے ہین کہ موت کیوقت بہت ہی پیاس لگتی ہی اور کلیجا
جلنے لگتا ہی اور بیمار پیاس کے مارے تلملاتا ہے سو شیطان پانیکا بھرا ہوا پیالہ لیکر اوسکے سرہانے کھڑا ہوتا ہی اور
وہ نہین جانتا کہ یہ شیطان ہی سو جب پانی مانگتا ہی شیطان کہتا ہی کہ عالم کا کوئی صانع نہین تو مین دون
سو جسکی شامت آتی ہی کہدیتا ہی اور جسکے نصیب اچھے ہین نہین کہتا چنانچہ منقول ہی کہ ابو زکریا کا جب دم نکلنے لگا اوسکے
دوستون نے کہا کلمہ پڑھ اوسنے منھ پھیر لیا دوسری مرتبہ پھر کہا کہ کلمہ پڑھ دوبارہ اوسنے منھ پھیر لیا تیسری
دفعہ کہا مین نہین کہتا تب سبکو نہایت غم ہوا ایک گھڑی کے بعد ابو زکریا کو ہوش آگیا آنکھین کھول دین اور
لوگون سے پوچھا تم مجھسے کچھ کہتے تھے اونھون نے کہا کہ ہان ہم کہتے تھے کہ کلمہ کہو سو تمنے دو دفعہ منھ پھیر لیا

تیسری دفعہ کہا مین نہین کہتا ابو زکریا بولا کہ بھائیو شیطان میرے پاس پانی کا قدح لیکر آیا تھا اور کہتا تھا
کہہ لاالہ سو مین منھ پھیر لیتا تھا آخر مین تیسری بار جھنجھلا کر کہا کہ مین نہین کہتا تب وہ پیالہ پھینک کر بھاگ گیا اب ہوا
سو مین اب کہتا ہون اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور جب
آدمی مرتا ہے سب چیزین اوسکی بٹ جاتی ہین مال کو وارث لیجاتی ہین اور روحکو ملک الموت اور بدنکو کیڑے کھاتے ہین
اور ہڈیونکو خاک اور نیکیان مدعیونکو ملتی ہین جو اوسپر حق دعوی رکھتی ہین لیکن یہ سب آسان ہے اسے
کاش شیطان ایمان کو نہ لیجاوے یا وہ اللھم احینا علی الاسلام وتوفنا علی الایمان

نوان باب آوازون کے ذکر مین جو مرنیکے بعد آتی ہین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ جب مومن مرتا ہے آسمان سے تین آوازین آتی ہین
اے فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھکو چھوڑا تو نے دنیا کو راضی رکھا یا دنیا نے تجھکو راضی رکھا تو نے
دنیا کو سمیٹا یا دنیا نے تجھے سمیٹا اور جب غسل دیتے ہین تین آوازین آتی ہین اے فرزند آدم کہان گیا تیرا زور
کسنے تجھے ناتوان کیا اور کہان گئین تیری باتین کسنے تجھے گونگا بنایا اور کہان گئے تیرے دوست کسنے تجھے اکیلا
کیا اور جب کفن پہناتی ہین یہ آوازین آتی ہین تو سفر کو بے توشہ جاتا ہے اور اپنے گھر سے نکلتا ہے سو کبھی نہ پھریگا
اور تو ہولناک گھر کیطرف جاتا ہے اور جب جنازے پر لٹاتے ہین یہ آوازین آتی ہین اے فرزند آدم خوشی ہے اگر تو نیک
ہے سو اچھا ہوا اور تجھے خوشی ہے اگر خدا کی رضامندی تجھ پر ہوا اور افسوس ہے غم ہے تجھ پر اگر خدا تجھسے ناخوش ہے اور جب
نماز پڑھنے کیواسطے جنازہ رکھتے ہین یہ آوازین آتی ہین اے فرزند آدم جو کچھ تو نے کیا بھلا یا برا سو سب تیرے واسطے ہے
اگر تیرے کام نیک ہین تو نیکی پاویگا اور اگر تیرے کام برے ہین تو برائی دیکھیگا اور جب گاڑا جاتا ہے زمین سے یہ
آوازین آتی ہین اے فرزند آدم تو میری پیٹھ پر ہنستا تھا اب روتا ہے تو میری پیٹھ پر خوشیان کرتا تھا اور کھیلتا
پھرتا تھا اب محزون و غمزدہ ہوتا ہے تو میری پیٹھ پر باتین چکنا تا تھا اب چپکا ہوا اور جب گاڑ کر لوگ پھرتے ہین
اللہ تعالی فرماتا ہے اے بندے تو اکیلا ہو گیا بیکس ہو گیا یہ سب تجھے اندھیرے مین چھوڑ گئے جنکے لیے تو میری نافرمانی
کرتا تھا سو مین آج ایسی رحمت کرونگا جس سے خلق کو تعجب آوے اور ایسی شفقت کرونگا کہ مان باپ بیٹے پر کرین

دسوان باب زمین اور قبر کی آوازین

انس بن مالک سے منقول ہے کہ زمین ہر دن یہ باتین کہتی ہے اے فرزند آدم تو میری پیٹھ پر چلتا پھرتا ہے میرے اندر
ہلنے ڈولنے نہ پاویگا میری پیٹھ پر طعام کھاتا ہے میرے اندر تجھے کیڑے مکوڑے کھائینگے میری پیٹھ پر گناہ کرتا ہے میرے اندر

عذاب پاویگا میری پیٹھ پر ہنستا ہی میری اندر رویگا میری پیٹھ پر خوشی کرتا ہی میری اندر غمگین ہوگا میری پیٹھ پر
حرام کھاکر موٹا بنتا ہی میرے اندر اکر گھل جائیگا میری پیٹھ پر اکڑتا پھرتا ہی میری اندر ذلیل ہوگا میری پیٹھ پر
خوش خوش چلتا ہی میری اندر غمناک پڑا رہیگا میری پیٹھ پر نور مین چلتا ہی میری اندر اندھیرے مین پڑیگا میری پیٹھ پر
جماعت کے ساتھ چلتا ہی میری اندر اکیلا پڑیگا اور خبر مین ہی کہ قبر ہر روز تین بار کہتی ہی کہ مین وحشت کا گھر ہون مین
اندھیری ہون مجھمین کیڑی ہین میری واسطے کیا تیار کیا ہی مین تنہائی کا گھر ہون سو قرآن کی تلاوت کو اپنا
مونس بنا اور مین نہایت تاریک ہون نماز شب پڑھکر مجھے روشن کر مجھمین خاک و دھول کے سوا کچھ بچھونا نہین سو نیک
عملونکا بچھونا تیار کر کہ مجھمین سانپ بھری ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اونسو ونکو زہر مہرہ بنا اور مین وہ گھر
ہون جسمین منکر و نکیر تجھسے سوال کرینگی سو میری پیٹھ پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہت پڑھا کر
مترجم کہتا ہی اسی مین اگے مین نے چند اشعار کہی تہو دو اونمین سے یہ ہین نظم قد تقول الارض انی مظلمۃ +
نورہا فنی من قلوب کالشموع + اخفیت فی الافاعی للادغۃ + فاجعلوا التریاق لھم اقرا الدموع

گیارھوان باب میت کی سختی کے بیان مین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ فرمایا مین گھر مین بیٹھی تھی ناگاہ رسول اللہ آئے مینے ارادہ کیا کہ آپکی
تعظیم کو اوٹھون جسطرح میری عادت تھی آپنے فرمایا بیٹھی رہو مین بیٹھی رہی رسول اللہ میری زانو پر
سر رکھکر سوگئے مین بوڑھے بال آپکی ریش مبارک مین ڈھونڈھنے لگی اونیس بال نظر آئے مینے فکر کی کہ اب رسول اللہ
دنیا سے انتقال فرماوینگے اور امت بے نبی ہو جائیگے اس خیال سے میری آنسو بہنے لگے یہانتک
کہ چند قطرے رسول اللہ کے روے مبارک پر گرے آپ چونکا اوٹھے مینے کہا قربان جاؤن یا رسول اللہ
کون حال مردے پر بہت سخت ہی آپنے فرمایا سختی مردے پر اوسوقت ہوتی ہی جب اوسکو گھر سے نکالتے ہین اور
اوسکی اقربا اوسپر روتی ہین اور زیادہ تر رنج اوسکو اوسوقت ہوتا ہی جب اوسکو قبر مین رکھکر مٹی
ڈالتی ہین اور دوست آشنا تنہا چھوڑ کر چلے آتی ہین اور فرمایا کہ اس سے زیادہ رنج اوسوقت ہوتا ہی جب
مردہ شو انگشتری اوتارتا ہی سو اوسوقت روح چلاتی ہی ایسی آواز سے کہ سواے جن و آدمی کے سب خلق
سنتی ہی اور کہتی ہی اے غسل دینے والے تجھے قسم ہی اللہ کی کہ میرے کپڑے ہولے ہولے اوتار کیونکہ مین ابھی موت کی تکلیف سے
چھوٹی ہون اور جب پانی ڈالتے ہین کہتی ہی اے غسل دینے والے بہت گرم پانی نہ ڈال نہ بہت ٹھنڈا ڈال کیونکہ میرا
بدن جان نکلنے سے گھائل ہو گیا ہی اور جب نہلا چکتے ہین کہتی ہی اے غسل دینے والے میرا بدن زور سے نہ مل کیونکہ وہ

زخمی ہو رہا ہی اور جب نہلا چکتے ہین اور کفن پہنا کر پانوٗن کیطرف سے اوسمین گرہ دیتی ہین تب کہتی ہی تجھی قسم خدا کی
ای غسل دینی والی میری سر کا کفن نہ باندھ تو میری دوست و آشنا بھائی بند سب میرا منھ دیکھ لین کیونکہ یہ آخری
دیدار ہی آج مین جدا ہوتا ہون پھر تا قیامت اونکی پاس نہ آؤنگا اور جب مردیکو گھر سی نکالتی ہین وہ روح کہتی ہی کہ ای میری
لوگو تمکو خدا کی قسم ہی جلدی نکرو مجھی گھر بار جورو لڑکونسی رخصت ہو لینی دو ای میری لوگو مینی اپنی جورو کو بیوہ چھوڑا ہی
تم اوسے ایذا دینا مت اپنی اولاد کو یتیم چھوڑا ہی تم اونکو دق نکرنا مین اب گھر سی نکلتا ہون اور کبھی یہین آنیکا
اور جب جنازہ اوٹھاتی ہین کہتی ہی ای میری لوگو تمکو قسم ہی خدا کی شتابی نکرو اور مجھی اپنی لڑکو بالونکی اور خویش
قریبونکی آواز سن لینی دو کیونکہ آج مین جدا ہوتا ہون اونسی تا قیامت جدا ہونگا اور جب جنازہ لیچلتی ہین کہتی ہی
ای میری دوستو ای میری بھائیو ای میری لڑکو بالو دنیا کی فریب مین نہ آؤ جیسا کہ مین آگیا دنیا نی عیش و عشرت مین
اوسکا حال جیسا کہ مجھے اوپھار کھا دیکھو جو مال متاع مینی جمع کیا سب وارثونکی نیک لگا اور اونھونی رتی بھر بھی
میرا گناہ نہ اوٹھایا اور جب جنازیکی نماز پڑھکر بعضے دوست آشنا اوسکے پھرنی لگتی ہین کہتی ہی ای میری بھائیو مردہ
آخر بھول ہی جاتا ہی لیکن ابھی سی نہ بھولو اور دفن سی پیشتر نہ چلی جاؤ ای دوستو مین تمکو برا معلوم ہوتا ہون لیکن
اس ساعت تک بھی مہر کھو مینی بہت سا مال جمع کیا اور تم سبھونکی واسطی چھوڑا سو مجھکو خیرات کی ثواب سی
محروم نرکھو اور مینی تمکو علم قرآن سکھایا مجھی دعا سی بی نصیب نچھوڑو ابن قلابہ سی روایت کرتی ہین کہ اونھونی
فرمایا مینی خواب مین ایک مقبرہ دیکھا کہ اوسکی سب قبرین شق ہو گئی ہین اور مردی نکل آئی ہین اور بیٹھی ہین
اور ہر ایک کی سامنی ایک ایک نور کا طبق دھرا ہی مگر ایک شخص کہ میری پڑوسیونمین تھا سو وہ اندھیری مین
بیٹھا تھا اوسکی سامنی نور نتھا سو مینی اوس سی پوچھا کہ تیری پاس کس سبب سی نور نہین کہا ان سب لوگونکی
لڑکی بالی دوست آشنا انکی لیے دعا کیا کرتی ہین اور صدقی دیا کرتی ہین اس سبب سی انکو نور ملتا ہی
اور میرا بیٹا فاسق ہی نہ میری لیے دعا کرتا ہی نہ صدقہ دیتا ہی اس سبب سی مین اندھیری مین رہتا ہون اور
ہمجنسونسی خجل ہون ابن قلابہ فرماتی ہین یہ دیکھکر مین جاگا تب مینی اوس شخص کی بیٹی کو بلایا اور جو کچھ
دیکھا تھا کہہ سنایا اوسنی کہا مین تمھاری سامنی فسق و فجور سی توبہ کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ ہمیشہ اپنی باپ
کیواسطی دعا کرونگا اور صدقہ دونگا ابن قلابہ کہتی ہین کہ پھر ایک مدت کی بعد مینی اوسی قبرکو اوسیطرح
خواب مین دیکھا اور اوس شخص کی آگی ایسا نور دیکھا کہ آفتاب سی زیادہ روشن تھا اور اوسنی مجھی دیکھکر کہا
جزاک اللہ خیرا ای ابن قلابہ تیری سبب سی مین ظلمت و ندامت و عقوبت سی چھوٹا اور خلاصی مین ہی کہ شہر

اسکندریہ مین ملک الموت ایک شخص پر ظاہر ہوا اوسنے کہا تو کون ہے کہا مین ملک الموت ہون وہ شخص کانپنے لگا
ملک الموت نے کہا کیون کانپتا ہے کیا دوزخ سے ڈرتا ہے کہا ہان ملک الموت نے کہا کہ تو مین ایسا کچھ
لکھدون جس سے تجھے نجات ملے کہا اچھا لکھدیجے ملک الموت نے ایک صحیفے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا اور کہا
یہ بچاؤ ہے دوزخ سے مترجم کہتا ہے کہ موت سے انسان کو کچھ نقصان نہین پہونچتا کیونکہ روح کو فنا نہین
رسول اللہ نے فرمایا ہے اِنَّمَا خُلِقْتُمْ لِلْاَبَدِ یعنے تم ہمیشہ کے لیے پیدا کیے گئے ہو جسطرح بعض عضوونکے
کٹ جانے سے روحکو نقصان نہین ہوتا ہے اسیطرح سے خیال کیا چاہیے کہ سب اعضا کے بیکار ہونے سے بھی
نقصان نہین ہوتا پھر موت سے ڈرنا لا حاصل ہے ہان بدکاموں سے پرہیز کرنا ضرور ہے کیونکہ مرنے کے بعد انہین کے
سبب سے رنج ہوتا ہے اور سزا پہونچتی ہے لیکن جو شخص عابد و متقی و ایماندار ہے اوسکو موت سے بہت فائدہ ہے
کیونکہ اعمال شاقہ کے رنج و کشاکش سے رہائی پاتا ہے اور محنت کی اجرت اوسے ملتی ہے اور کہا ہے کہ مرنا پل ہے
کہ دوست کو دوست تک پہونچاتا ہے سبع سنابل مین ہے کہ ایک ولی جانکنی کے وقت ہنستا تھا اور خوش تھا
کسی نے کہا اے عجب مرنا اور ہنسنا کیا نظم یا ہر و پردہ جب وتھاتے ہین + عاشق اسطرح سے جاتے ہین +
اور مولوی روم قدس سرہ نے فرمایا ہے مثنوی آن جہان چون ذرہ ذرہ پیدا شدی + کم کسی یک
لحظہ اینجا بدی + چون قیامت روز عرض اکبر ست + عرض او خواہد کہ با زیب و فرست + ہر کہ چون ہندوی
بد سودائی ست + روز عرضش نوبت رسوائی ست + یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ + ترک و ہندو شہرہ
گردد زان گروہ + ہرچہ پنہان باشدت پیدا شود + ہر کسی خائن بود رسوا شود + ہیچ ہیچ جو خیانت کرے اوسے بھی
ڈر ہو اور جسکا معاملہ ٹھیک ٹھاک ہے اوسے حساب سے کیا باک ہے دنیا مین کفار چاہتے ہین کہ ہزار برس جئین
اَیَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ولیکن وہان کہین گے کہ کاش ہم جلد مرتے تو بہتیرے گناہون سے بچتے
مثنوی ہر کہ میرد خود تمنا باشدش + کہ بدی زین پیش نقل مقصدش + گر بود بد تا بدی بکستر بدی و ترقی
تا فغانند و ترا آمدی + ہیچ مردہ نیست پر حسرت ز مرگ + حسرتش آنست کہ کم بودہ برگ + اور ایک مرنا یہ ہے کہ آنکھ
اور سلیمی عالم کو فانی سمجھو اور حقتعالی کو باقی اور یہانتک اوسکے خیال مین ڈوب جاؤ کہ سواے حق کے اور سے کچھ نظر نہ آوے
مولوی فرماتے ہین مثنوی با بہار اشد عدو و خصم جان + کہ کند مر آرچشم مر نہان + بود من ابر ست و پردہ ست و کشفت
زانعکاس لطف حق شکر و ضعیف + بر کنم بود و خودی را من بلہ + تا ببینم حسن تو را نہ ماہ + آزمودم مرگ من در زندگیست
چون رہم زین زندگی پائندگیست + از جمادی مردم و نامی شدم + وز نما مردم بحیوان بر زدم + مردم از حیوانی و آدم شدم

پس چہ ترسم کے زمردن کم شوم + جملہ دیگر بمیرم از بشر + مین برآرم از ملائک سر بد + از ملک ہم
بایدم جستن بہو + کل شیٔ ھالک الا وجھہ + بار دیگر از ملک قربان شوم + انچہ در وہم
نہ آید آنشوم + پس عدم گردم عدم چون ارغنون + گویدم کہ انا الیہ راجعون +

بارھوان باب ماتم اور نوحے کی بیان مین

خبر مین ہی کہ جو مصیبت مین کپڑی پھاڑتا ہی یا چھاتی پیٹتا ہی گویا نیزہ لیکر اپنی خدا سی لڑتا ہی اور رسول اللہ سے
منقول ہی کہ فرمایا جو مصیبت مین آوازہ سیاہ کری یا کالی کپڑے پہنی یا کپڑی پھاڑ ڈالی یا گھر اوجاڑ ڈالے
یا درخت توڑ ڈالی تو جتنی اوسکے تن پر بال ہین اوتنی ہی گھر دوزخ مین اوسکے واسطے بنائی جائینگے اور
گویا وہ ستر پیغمبرونکے خون مین شریک ہوا اور اوسکا روزہ اور نماز قبول نہوگا جبتک وہ ماتم کا
نشان باقی رہیگا اور اوسکی گور تنگ کیجاویگی اور حساب وہین سی کڑا لیا جاویگا اور جتنی فرشتی
آسمان اور زمین مین ہین سب اوسپر لعنت بھیجینگے اور ہزار گناہ اوسکی نام لکھی جائینگے اور قیامت مین قبر سے
ننگا اوٹھیگا اور جو مصیبت مین کپڑے پھاڑیگا اللہ تعالیٰ اوسکا دین پرزی پرزی کردیگا اور جو منھ پر طمانچے
ماریگا یا منھ نوچ ڈالیگا حقتعالیٰ اوسی اپنی وجہ کریم کی دیدار سی محروم کریگا اور حدیث مین ہی کہ لوگ جب
مصیبت مین روتی پیٹتے چلاتی ہین ملک الموت دروازی پر آکر کہتا ہی کہ یہ چلانا کیسا ہی اسقدر غضب اور غصہ
تم کس پر کرتی ہو اگر مجھ پر خفا ہو تو بیجا ہی کہ مین تابعدار ہون مالک کے حکم سی آتا ہون مین نی تمھاری عمر سی
ایکساعت بھی کم نہین کی اور تمھاری رزق سی ایک دانہ بھی نہین گھٹایا اور مین کسی پر ظلم نہین کرتا اور اگر
اللہ تعالیٰ کی قضا و حکم سی ناراض ہو تو کافر ہوئی اور قسم ہی خدای عزوجل کی مین تمھاری پاس پھر آؤنگا
اور پھر آؤنگا اور پھر آؤنگا تا قیامت فقیہ ابو اللیث نی لکھا ہی نوحہ کرنا یعنی بین کی باتین بنانا اور
چلا چلا کر رونا پیٹنا حرام ہی صرف آنسو نکلنا منع نہین ہی لیکن صبر افضل ہی قولہ تعالیٰ اِنَّمَا
یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی یہی بات ہی کہ صبر کرنیوالی اپنا اجر بیشمار پاوینگے اور
رسول اللہ نی فرمایا کہ نوحہ کرنیوالی اور جو اوسکے آس پاس ہو اور جو نوحہ سنی سب پر خدا کی اور فرشتونکی
اور آدمیونکی لعنت ہی اور جب علی بن حسین بن علی نی انتقال فرمایا اونکی بی بی سال بھر تک اونکی
قبر پر بیٹھی رہین اور سال کے بعد جب خیمہ اوکھاڑا آواز آئی کہ جسکے لیے تم بیٹھی تھین
وہ ملا اور رسول اللہ سی منقول ہی کہ جب آپکی بیٹے ابراہیم نی انتقال فرمایا آپکی آنکھین بھر آئین

عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے رونا منع نہیں کیا فرمایا مین نے دو بُری آوازوں سے
منع کیا ہے نوحہ کی آواز اور راگ کی اور مُنھہ نوچنا اور گریبان چاک کرنا و لیکن یہی آنسو رحمت ہین کہ
اللہ تعالیٰ جنہونکے دلمین ڈال دیتا ہی پھر فرمایا کہ دل غمناک ہوتا ہی اور آنکھین بھر آتی ہین تیری جدائی مین
اے ابراہیم سے رحیم کہتا ہی کہ مسلمانونکو مصیبت مین چاہیے کہ صبر اختیار کرین اور گلے اور شکوے کی بات
زبان سے نہ نکالین کیونکہ ایسی بہت ہی گناہ سخت ہی بلکہ بے صبری کا انجام کفر ہی اور ان سمون پر
ہندوستان کی عورتین بہت ہی دلیر ہین اونکے مردونکو چاہیے کہ ان حرکتون سے اونھین باز رکھین
بخاری و مسلم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ
الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ نہین ہے ہمسے یعنی اسلام سے خارج ہی وہ جسنے
پیٹا منھ اور پھاڑا گریبان اور پکارا یعنی نوحہ کیا کفر کی رسم پر اور عمران بن حصین اور ابی ہریرہؓ سے منقول ہی
کہ کہا ہم پیغمبر کے ساتھ ایک جنازے پر وارد ہوئے کہ لوگون نے بسبب ماتم کے چادرین اوتار کر پھینک دین تھین
فقط پیراہن پہنے چلے جاتے تھے سو رسول اللہ نے فرمایا کہ تم کیا جاہلونکی سی باتین کرتے ہو تحقیق مینے ارادہ کیا
کہ بددعا دون کہ تمھاری صورتین بدل جائین یعنی ریچھ و بندر بنجاؤ جب اون لوگون نے یہ سُنا اپنی چادرین
اوٹھالین اور پھر یہ حرکت نکی سو یہ حرکتین کسی کی مصیبت مین نہین درست اگرچہ نبی و ولی کی مصیبت ہو
ہان بے اختیاری کے رونے پر گرفت نہین اگرچہ روتے روتے یعقوب علیہ السلام کیطرح آنکھین سفید ہو جاوین کیونکہ
جس بات مین کسیطرح آدمی کا بس نہین چلتا اللہ تعالیٰ مواخذہ نہین کرتا لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

تیرھوان باب صبر کے بیان مین

رسول اللہ سے منقول ہی کہ حقتعالیٰ نے پہلے جو کچھ لوح محفوظ پر لکھا یا تھا کہ مین ہی اللہ ہون میرے سوا
کوئی عبادت کے لائق نہین اور محمد میرا بندہ اور رسول ہی اور میری سب خلق سے بہتر ہی جو میرے حکم پر گردن
جھکاوے اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کرے اور میری نعمتون پر شکر کرے مین اوسے صدیق لکھونگا اور صدیقونکے
ساتھ اوسے قیامت مین اوٹھاؤنگا اور جو میرے حکم پر گردن نہ جھکاوے اور میری بلا پر صبر نکرے اور میری نعمتون پر
شکر نکرے وہ میرے آسمان کے تلے سے نکلجائے اور میرے سوا دوسرا خدا ڈھونڈھے اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہی کہ صبر تین
ہین ایک طاعت اور عبادت پر صبر کرنا یعنی عبادت پر مداومت کرنا اور ریاضت سے اوکتا
نجانا اور دوسرے گناہ پر صبر کرنا یعنی اپنے عضوونکو گناہ سے باز رکھنا اور دل کو بُری خواہشوں سے روکنا

تیسرا مصیبت پر صبر کرنا جو کوئی طاعت پر صبر کریگا حقتعالی اوسکو قیامت کے دن سو درجے بہشت مین عطا کریگا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہی اور جو گناہ پر صبر کریگا حقتعالی اوسکو نوسو درجے عطا کریگا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا عرش و تحت الثری کے درمیان ہے اور جو مصیبت پر صبر کریگا حقتعالی اوسکو اسطرحکے ایک ہزار نوسو درجے عطا کریگا

چودھوان باب روح نکلنے کے بیان مین

خبر مین ہی کہ جب نزاع کیوقت بندیکی زبان بند ہوجاتی ہی چار فرشتے اوسکے پاس آتے ہین پہلا کہتا ہے السلام علیک مین تیری رزق پر موکل ہون سو مینے پورب پچھم سب ڈھونڈ مارا کہین تیری رزق کا ایکدانہ نپایا اب تیری موت کا وقت آپہونچا اور دوسرا کہتا ہی السلام علیک مین تیری پانی پر موکل ہون سو پورب پچھم مینے چھان مارا کہین کوئی چیز تیری پینے کی نپائی اب تیری موتکی ساعت آپہونچی اور تیسرا کہتا ہے السلام علیک مین تیری سانسون پر موکل ہون سو مینے سب پورب پچھم ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہ نملی جہان تیرا ایکدم ملے اور چوتھا کہتا ہی کہ السلام علیک مین تیرے وقتون اور کامون پر موکل ہون سو پورب پچھم مینے ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہ نملی جہان تو کوئی کام کرے پھر کرام کاتبین آتے ہین اور کہتے ہین السلام علیک ہم تیرا اعمال لکھنے پر موکل ہین اور ایک سیاہ کاغذ نکالتے ہین اوسے دیکھکر اوسوقت بیمار کو عرق آجاتا ہی اور اوسکے پڑھنے کے خوف سے داہنے بائین دیکھنے لگتا ہی پھر موت کا فرشتہ آتا ہی داہنے پر رحمت کے فرشتے اور بائین پر عذاب کے فرشتے ساتھ لیے ہوے سو بعضونکی جان سختی سے کھینچی جاتی ہی اور بعضونکی نشاط و آسانی سے اور جب حلقوم پر پہونچتی ہی ملک الموت اوسے لے لیتا ہی اگر نیکبخت ہی تو رحمت کے فرشتونکو حوالے کردیتا ہی اور اگر بدبخت ہی تو عذاب کے فرشتونکو پھر فرشتے روحکو لیکر اوپر جاتے ہین اور نیکبخت ہی تو حکم ہوتا ہی کہ اسکو اسکے بدن کیطرف پھر لیجاؤ کہ اپنے بدن کا حال دیکھے فرشتے اوسے لے آتے ہین اور گھر کے درمیان کھڑی رہتی ہی سو وہ سب حال دیکھتی ہی کہ فلانا روتا ہی اور فلانا نہین لیکن بول نہین سکتی پھر قبر تک جنازے کے پیچھے جاتی ہی پھر جب لاش کو دفنا چکتے ہین اور سوال کا وقت آتا ہی تو بعضون نے کہا ہی کہ روح کو جواب دینے کیواسطے بدن مین داخل کرتے ہین جسطرح زندگی مین تھی اور بٹھلا کر سوال کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی سوال صرف روح سے ہی بدن سے نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ فقط سینے تک روح داخل ہوتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روح کو کفن اور بدن کے درمیان رکھتے ہین غرضکہ سوال ضرور ہوتا ہی جسطرح سے ہو

سوال کا اور عذاب قبر کا ایمان ضرور لانا چاہیے اوسکی کیفیت دریافت کرنیمین مشغول نہو وی حقتعالی
سب چیزونپر قادر ہی فقیہ ابو اللیثؒ نی کہا ہی کہ جو کوئی عذاب قبر سی نجات چاہی اوسی چاہیے کہ چار چیزین
ہمیشہ کرتا رہی اور چار چیزونسی باز رہی کرنیکی چار چیزین یہ ہین نماز کی محافظت کرنا کہ ترک نہو دی
پاوی اور صدقہ دینا اور قرآن پڑھنا اور سبحان اللہ بہت کہنا کہ ان چیزونسی قبر روشن ہوتی ہی
اور کشادہ کردیجاتی ہی اور باز رہنیکی چار چیزین یہ ہین جھوٹ بولنا چھوڑ دی اور خیانت اور دغا بازی
چھوڑ دی اور لترا پن چھوڑ دی اور پیشاب سی پاک صاف رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی
پیشاب سی پاک صاف رہو کہ اکثر عذاب قبر کا اس سی ہی بعد ازان منکر نکیر دیکھکر اپنی جیکلونسی زمین چیرتے
ہوی آتے ہین اور اوسکو بٹھاتی ہین اور کہتی ہین کون تیرا رب ہی اور پیغمبر اور کیا دین ہی سو اگر نیکبخت ہوا
تو کہتا ہی رب میرا اللہ تعالی ہی اور نبی میرا محمد مصطفے اور دین میرا اسلام تب کہتی ہین سو جسطرح دولھا
سوتا ہی اور ایک کھڑکی سی کھول دیتی ہین جس سی وہ اپنا مقام بہشت مین دیکھ لیتا ہی پھر دونون فرشتی
روح سمیت اوپر جاتی ہین اور روحکو قندیلونمین رکھتی ہین جو عرش کی نیچے لٹکتی ہین اور ابو ہریرہ عنہا سے
مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ حقتعالی فرماتا ہی جس بندی پر رحمت مغفرت
کیا چاہتا ہون اوسکو بدن کی بیماری مین مبتلا کرتا ہون یا مفلسی مین یا غم مین پھر اگر اوسپر کچھ
گناہ باقی رہ گئی تو نزع کیوقت اوسپر سختی کرتا ہون یہانتک کہ وہ پاک صاف مجھ سی ملاقات
کرتا ہے اور جسی مین چاہتا ہون کہ نہ بخشون اوسی بہت سی شادمانی و کامرانی عنایت کرتا ہون
اور بہت سی روزی دیتا ہون یہانتک کہ جتنی اوسنی نیکیان کی ہون اون سب کی عوض
اوسکو نعمت پہونچ جاوی پھر اگر اوسپر کچھ کوئی نیکی باقی رہگئی تو موت اوسکو آسان کردیتا ہون
پس آتا ہے وہ میری پاس تہیدست نیکیون سی اور سودہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سی روایت کی ہے کہ فرمایا سنا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
جس مومن کو ایک کانٹا گڑتا ہے اوسکی عوض اللہ تعالی اوسکو ایک نیکی دیتا ہے اور ایک
گناہ اوسکا مٹا دیتا ہے اور کہا ہے کہ جس بدن کو بیماری نہ پہونچے اوسمین خیر نہین اور
حدیث مین ہی کہ مومن جب مرنے لگتا ہی آسمان سے فرشتی اوترتے ہین سفید روشن
چہرے آفتاب سی ہوتی ہین اور بہشت سی کفن اور خوشبو لیے آتے ہین اور پھر ملک الموت

سرہانے آکر کہتا ہی نکل ای نفس مطمئنہ اور خدا کی رحمت اور مغفرت کیطرف چل سو روح نکل آتی ہی
اور روہ اوسی آسمان کیطرف لیجاتی ہین او ساتون آسمانونکے دروازے کھلجاتی ہین اور سب اوسکو
اچھی لقب اور اچھے نام سی پکارتی ہین پھر اوسکا نام علیین مین لکھا جاتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ اوسی زمین
کیطرف لیجاؤ کہ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ پھر اوسکی
روحکو بدنمین داخل کرتے ہین اور منکر نکیر اوس سی سوال کرتے ہین اور جواب باصواب پاتی ہین
تب آواز آتی ہی کہ میرے بندی نی سچ کہا اوسکے واسطی بہشتی فرش بچھاؤ اور اوسی بہشتی لباس
پہناؤ اور بہشت کا دروازہ کھولدو تا ہوا اور خوشبو اوسی پہونچے اور جہانتک اوسکی نظر پہونچے
قبر کشادہ کردو جب فرشتی یہ سب کام کرچکتے ہین ایک شخص خوشبو مین معطر بہت ہی اچھی ستھرے
کپڑے پہنی بشارت دیتا ہوا اوسکی پاس آتا ہی وہ کہتا ہے تو کون ہی خدا تجھپر رحمت کرے
مین نی تجھسا حسین کوئی شخص دنیا مین نہین دیکھا وہ کہتا ہی مین تیرا نیک عمل ہون اور جب
کافر مرنے لگتا ہی آسمان سی فرشتے عذاب کی کپڑے لیے ہوی اوترتی ہین اور اوسکو پہناتے ہین
اور ملک الموت اوسکے سرہانی آکر سختی سی اوسکی روح نکالتا ہی پھر جب وہ نکل چکتی ہی تب
سوائی جن و آدمی کی جتنی خلقت آسمان اور زمین مین ہی سب اوسی لعنت کرتی ہی پھر اوسے
لیکر آسمان پر چڑھتے ہین وہانسی آواز آتی ہی کہ اسی اسکی خوابگاہ کیطرف لیجاؤ تب اوسی
زمین پر لے آتی ہین بعد ازان منکر نکیر بھیانک صورتین بادل کیطرح کڑکتے ہوئی بجلی کی سی
آنکھین دکھاتے ہوئی زمین کو پھاڑتی ہوئے اوسپر ظاہر ہوتے ہین اور اوسے بٹھلاکر
پوچھتے ہین کہ رب تیرا کون ہی وہ کہتا ہی مین نہین جانتا تب فرشتی اوسکو ایسی بھاری گرز سی
مارتی ہین جسی تمام خلق اگر جمع ہو تو اوٹھا نہ سکے سو ہڈیان پسلیان اوسکی ادھر کی اودھر
ہو جاتی ہین پھر ایک شخص گندہ بدصورت اوسکے پاس آتا ہی اور کہتا ہی جزاک اللّٰہ تعالیٰ
شرا تو خدا تعالیٰ کے طاعت مین سست تھا اور گناہ کرنی مین چالاک اور چست وہ کہتا ہی تو کون ہی
کہ مین نی دنیا مین تجھ سا بدشکل کوئی نہین دیکھا وہ کہتا ہی مین تیرا بد عمل ہون پھر دوزخ کا دروازہ
کھولدیا جاتا ہی کہ وہ اپنا ٹھیکا دوزخ مین دیکھ لیتا ہی تا روز قیامت اسی حال مین رہتا ہی اور حدیث مین
آیا ہی کہ جو کوئی جمعہ کو دن یا جمعہ کی رات کو مری اللہ تعالیٰ اوسی قبر کی فتنہ سی امین رکھی اور ابو امامہ باہلی

سے منقول ہی کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہی فرشتہ آکر اوسکے سرہانے بیٹھتا ہے اور ایسا گرز مارتا ہی کہ اوسکے تمام عضو چور چور ہو جاتی ہین اور قبر مین آگ بھڑکائی جاتی ہے پھر کہتا ہی اوٹھ خدا تعالی کے حکم سی تب وہ اوٹھ بیٹھتا ہی اور اس شور سی چلاتا ہی کہ سوای جن و انس کی تمام خلق سنتی ہی پھر کہتا ہی کہ تو مجھی کیون ستاتا ہی اور کسو اسطی عذاب دیتا ہی مین تو نماز پڑھتا تھا اور زکوۃ دیتا تھا اور رمضان کی روزی رکھتا تھا فرشتہ کہتا ہی مین اسو اسطے عذاب دیتا ہون کہ ایکدن تو ایک مظلوم کے پاس گیا تھا اور وہ تجھسی فریاد کرتا تھا اور تونی باوجود قدرت کی اوسکی فریاد نہ سُنی اور خلافی ذن تونے نماز پڑھی تھی لیکن پیشاب سی پاک نتھا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی مظلوم کو دیکھے اور اوسکی فریاد نہ سُنی قبر مین اوسکو سو کوڑے آتش کی مارینگے اور عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار گروہ کو حقتعالی [illegible] کے منبر و نپر بٹھائیگا اور رحمت مین داخل کرائیگا لوگون نی پوچھا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا کہ جو بھوکونکو کھلادین اور جہاد کرنیوالونکی توقیر کرین اور ننگونکی مدد کرین اور مظلومونکی فریاد سُنین اور انس بن مالک سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہی اور مٹی اوسپر ڈالی جاتی ہی اور اوسکے لوگ کہتے ہین ای میرے سردار ای میری شریف تب فرشتہ کہتا ہی اری تو سنتا ہی یہ کیا کہتے ہین تو شریف تھا وہ کہتا ہی مین تو بندہ ہون لیکن یہی مجھکو شریف کہتی ہین مین کیا کرون ای میری لوگو مین شریف نتھا جب پھر اوسپر عذاب ہونی لگتا ہی تو چلاتا ہی اور کہتا ہی وَاکسرہ عظماہ وامَوضع نکل امتاہ واعنف سَواکلاہ یعنے ہای فریاد کیسی ہڈیان ٹوٹتی ہین ہای فریاد یہ کیسی امت کی جگہ ہی ہای فریاد کیا کڑا سوال ہی اور خبر مین ہی کہ جو شخص پہلی شب جمعہ کی رجب کی مہینے سی رات بھر خدا کی یاد مین جاگی تو حقتعالی جل شانہ فرماتا ہی مین تمھین گواہ بناتا ہون ای فرشتو یاد رکھو اسی بخش دیا

پندرھوان باب اوس فرشتے کے ذکر مین جو منکر نکیر سی پیشتر قبر مین آتا ہے

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای ابن سلام منکر نکیر سے پیشتر مردی کے پاس ایک فرشتہ آتا ہی کہ اوسکا منھ سورج سا چمکتا ہی نام اوسکا رومان ہی وہ مردیکو بٹھلاتا ہی اور کہتا ہی لکھ جو کچھ تو نے بھلا برا کیا ہی وہ کہتا ہی کہ مین

کسطرح لکھون میری پاس قلم سیاہی کاغذ کہان ہی فرشتہ کہتا ہی اپنی تھوک کی سیاہی بنا اور
اونگلی کا قلم اور کفن کی ٹکریکا کاغذ تب وہ اپنی سب نیکیان لکھتا ہی اور جب گناہون پر پہونچتا ہی
شرماتا ہی فرشتہ کہتا ہی جب دنیا مین گناہ کیا تھا تب حقتعالی سی نہ شرمائی تھے اب شرماتی ہو بعد ازان
گرز اوٹھا کر مارتا ہی تب بندہ ناچار ہو کر گناہونکو بھی لکھتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ اسکو لپیٹ کر
اپنی ناخن سی مہر کرو تب وہ لپیٹ کر ناخن سی مہر کرتا ہی پس فرشتہ اوسکو اوسکی گردن مین
لٹکا جاتا ہی اور تا قیامت وہ لٹکا رہتا ہی قولہ تعالیٰ وَكُلَّ اِنسَانٍ اَلزَمْنَاهُ طَائِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ
بعد ازان منکر نکیر آتی ہین اور اسیطرح قیامت مین جب حکم ہوگا کہ اپنا نامہ اعمال پڑھ تب بندہ سب
نیکیان پڑھ جائیگا اور گناہونکی پڑھنے مین رکیگا حقتعالی فرماویگا کیون نہین پڑھتا کہیگا
یا رب مجھی تجھ سی شرم آتی ہی حقتعالی فرماویگا دنیا مین نہ شرمایا اب شرماتا ہی تب بندہ پشیمان
ہوگا اور پشیمانی کچھ فائدہ نہ بخشے گا پھر حکم ہوگا خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ +

سولھوان باب منکر و نکیر کی ذکر مین

حدیث مین آیا ہی کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہی اوسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ آتی ہین جنکی
آنکھین نیلی ہین اور آنکھ بادل کی سی ہی سو وہ زمین چیرتے ہوئی اوسکی سر کیطرف سی آتی ہین نماز
کہتی ہی کہ اسطرف سی نہ آؤ کیونکہ یہ اسی دنکو ڈرسے راتونکو سجدی کرتا تھا تب اوسکی داہنی طرف سی آتی ہین صدقہ
کہتا ہی ادھر سی نہ آؤ کہ یہ اسی جگہ کی خوف سی صدقہ دیا کرتا تھا تب بائین طرف سی آتی ہین روزہ
کہتا ہی ادھر سے نہ آؤ کہ یہ اسی دن کی وحشت کھا کر بھوک پیاس سی دل کو پژمردہ کیا کرتا تھا
تب پائون کیطرف سی آتی ہین جمعہ کہتا ہی ادھر سی نہ آؤ کہ اسجگہ کی خطرے پا پیادہ نماز کو جاتا تھا
وہ جگا دیتی ہین اور کہتی ہین کہ تو محمد کو کیا کہتا ہے وہ کہتا ہی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
پس آرام سی اوسی سلا کر چلے جاتی ہین اور منکر نکیر کے سوال مین یہ حکمت ہی کہ آدم کی پیدائش کیوقت
فرشتون نی طعن سی کہا تھا کہ یا رب کیا تو زمین مین ایسا شخص پیدا کرتا ہی جو اوسمین فساد و خونریزی
کری اور حقتعالی نی فرمایا تھا اِنِّيْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جو مین جانتا ہون سو تم نہین جانتے
پس حقتعالی منکر و نکیر کو بھیجتا ہی تا مسلمان سی کلمہ اور ایمان کی باتین سنکر فرشتونکی سامنی گواہی
دین اور گواہ دو سی کم نہین ہوتی اور جب منکر و نکیر فرشتونکی سامنی اوسکی ایمان پر گواہی دی چکتے ہین

حقتعالی فرماتا ہی اے میری فرشتو مین نی اسکی جان لیلی اور اوسکا مال و متاع غیرونکو نصیب کیا اور اسکی جورو غیر کی گود مین سوئی اور اوسکی لونڈی غلام غیر کی بس مین آئی پھر اوس سی زمین کی اندر جب سوال ہوا تب اوسنی میراہی دم بھرا اور میراہی کلمہ پڑھا تاکہ تم جانو کہ جو کچھ مجھکو معلوم ہی تمھین نہین معلوم مترجم کہتا ہی کہ شیخ عبدالحق محدث رحمہ اللہ نی یہ بھی ذکر کیا ہے کہ سوال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا جمال مبارک میّتکو دکھلاتے ہین

ستر ھوان باب کراماً کاتبین کے ذکر مین

حدیث مین ہی کہ ہر آدمی کی ساتھ دو فرشتے ہین ایک داہنی پر سو وہ تو گواہی نیکیان لکھتا ہی اور دوسرا بائین پر سو وہ گناہ لکھتا ہی لیکن جب دوسرے کو گواہ بنا لیتا ہی اور داہنے بائین یہ اوس وقت ہوتی ہین جب آدمی بیٹھا ہوتا ہی اور جب چلتا ہی تو اوسکے آگے پیچھے ہو لیتے ہین اور جب سوتا ہی سرھانے پائینتی ہوتے ہین اور ایک روایت یہ ہی کہ پانچ فرشتے ہین دو رات کی دو دن کی اور ایک کسی وقت نہین ٹلتا قولہ تعالی لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ معقبات سی یہان انکی فرشتے مراد ہین یعنی اللہ تعالی کے پہرے والے فرشتے ہین آدمی کے آگے اور پیچھے کہ اوسکو محفوظ رکھتے ہین جن و انس و شیاطین وغیرہ سی بحکم حقتعالی اور رسول اللہ سی منقول ہی کہ داہنے ہاتھ کا فرشتہ نیکی کو لکھ لیتا ہی جب آدمی نیکی کا ارادہ کرتا ہی اور جب آدمی گناہ کرتا ہی اور بائین کا فرشتہ لکھنے کا ارادہ کرتا ہی داہنی ہاتھ کا فرشتہ اوس سی کہتا ہی ٹھہر جا وہ سات ساعتین ٹھہر جاتا ہی پھر اس عرصہ مین اگر اوسنی توبہ و استغفار کیا تو نہین لکھتا اور اگر نکیا تو ایک گناہ لکھ لیتا ہی پھر جب بندہ مرجاتا ہی اور قبر مین رکھا جاتا ہی دونوں فرشتے کہتے ہین یا رب تو نی ہمکو اپنے بندے پر عمل لکھنے کی واسطے متعین کیا تھا سو وہ مرگیا اب ہمین حکم دی تو آسمان پر چڑھ جائین حقتعالی فرماتا ہی کہ آسمان فرشتون سی بھرا ہی سب میری تسبیح کرتے ہین سو تم میری بندیکی قبر پر تسبیح و تہلیل کہو اور میری بندیکی واسطے لکھتے ہو جب تک مین اوسی قبر سی اوٹھاؤن اور کراماً کاتبین اونکا اسواسطے نام ہی کہ جب وہ نیکی لکھتے ہین آسمان پر لیجاتے ہین اور حقتعالی سی ظاہر کرتے ہین اور اس نیکی پر گواہی دیتے ہین اور جب گناہ لکھتے ہین تو غمگین و محزون ہو کر اوسی آسمان پر لیجاتے ہین حقتعالی فرماتا ہی کہ اے کراماً کاتبین میرے بندے نے کیا کیا وہ چپ رہجاتے ہین یہانتک کہ جب حقتعالی دوسری تیسری مرتبہ

پوچھتا ہی کہتے ہین الٰہی تو ستار خطا پوش ہی تو نے اپنے بندونکو حکم کیا ہے ایک دوسرے کا عیب چھپاوین اور وے کہ ہر روز تیری کتاب پڑھتی ہین اور ہماری تعریف کرتے ہین اور ہمین کرام کہتی ہین کہ وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ سو اونکا عیب چھپا ڈال کہ تو علام الغیوب ہے مترجم کہتا ہی کہ بیشتر حدیثون مین آیا ہے کہ فرشتی مومن کی واسطی استغفار کرتے ہین اور وجہ اسکی میرے نزدیک یہ ہی کہ ایمان و اعتقاد لانے کو ایک اثر ہی معنوی ہو جو کوئی جسکا معتقد ہوتا ہے اوس سے اوسکو فیض پہونچتا ہی لیکن اگر اعتقاد صحیح و درست ہو نہ باطل و خلاف واقع پس امت مرحومہ محمدیہ کو تمام انبیا سے فیض باطنی حاصل ہوا کرتا ہی اور اسی سبب ذرا سی کام مین بہت سا ثواب پاتی ہین کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ اور اسی سبب سے یہ پچھلے اگلون سے آگے ہو گئے ہین کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ اور اسیطرح سب فرشتون کا ایمان رکھتی ہین سو اونسے بھی طرح طرح کے فیض پہونچا کرتے ہین وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

اٹھاہوان باب اس ذکر مین کہ روح گھر مین اور قبر پر آتی ہے

حدیث مین ہی کہ جب مرنے سے تین دن گذر جاتی ہین روح کہتی ہے یا رب مجھے حکم دی کہ مین بدن اور اپنی بدن کو دیکھون حکم ہوتا ہی کہ اچھا جا تب وہ قبر کے پاس آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ نتھنون سے اور منھ سے پانی بہا ہی یہ دیکھکر بہت روتی ہی اور کہتی ہے ای میرے مسکین بدن ای میرے محبوب تجھو اس وحشت و بلا کے گھر مین اس غم و درد کے گھر مین اس رنج و ندامت کی گھر مین اپنی زندگی کے دن یاد ہین بعد ازان چلی جاتی ہی پھر اوسیطرح پانچوین دن اذن لیکر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ نتھنونسے اور منھ سے اور کانونسے ریم و خون بہا ہی یہ دیکھکر بہت روتی ہی اور کہتی ہے ای میرے مسکین بدن اس غم و رنج و محنت کی گھر مین اس کیڑون اور بچھوونکے گھر مین تجھو اپنی زندگی کے دن یاد ہین کیڑو مکوڑو نے تیرا گوشت کھا لیا تیرے اعضا شق ہو گئے تیرا چمڑا پھٹ گیا بعد ازان چلی جاتی ہے پھر اوسیطرح ساتوین دن حکم لیکر آتی ہی اور دور سے دیکھتی ہی کہ بدن مین کیڑے پڑ گئے ہین سو دہاڑین مار کر روتی ہی اور کہتی ہے تجھو اپنی زندگی کے دن یاد ہین تجھے اپنے لڑکے بالے خویش و قریب یاد ہین تجھے اپنی زمین جگہ یاد ہے کہان ہین تیرے بھائی بند کہان ہین تیری دوست آشنا کہان ہین تیری ہمسائی اور ہمنشین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہی کہ جب مومن مرجاتا ہی اوسکی روح اپنے گھر کے آس پاس مہینے بھر تک پھرا کرتی ہے اور
دیکھتی ہے کہ اوسکا مال کسطرح بانٹتے ہین اور اوسکا قرض کسطرح ادا کرتے ہین پھر بعد مہینے کے
قبر کے گرد سال بھر پھرتی ہی اور دیکھتی ہے کہ اوسکے لیے کون دعا مانگتا ہی اور کون غمگین ہوتا ہی
پھر جب سال پورا ہوجاتا ہی تب اوسکو جہان سب روحین جمع رہتی ہین لیجاتے ہین اور نفخ
صور تک وہین رہتی ہی اور روح جو قرآن مجید مین ہی تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ سو کہتے ہین
کہ روح اسجگہ بمعنی رحمت کے ہے چنانچہ ایک قرأت مین روح آیا ہے بفتح را اور بعضے کہتے ہین
کہ روح بڑے ایک فرشتے کا نام ہے کہ شب قدر مین مومنون کے احترام کے واسطے اوترتا ہی اور
کہا ہی کہ روح تمام بدن مین ہی اور موت بھی تمام بدن مین سرایت کرتی ہی قولہ تعالیٰ قُلْ
يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ اور روح و روان دونون ایک ہین لیکن روح جب
گئی تو پھر بدن مین نہین آتی اور پھر بدن مین حس و حرکت نہین رہتی اور روان جاتا ہے اور
پھر آتا ہے اور اوسکی جانے پر بھی بدن مین حرکت رہتی ہے اور روح کی جگہ بدن مین معین
نہین اور روان کی جگہ دونون ابروؤنکے بیچ مین ہے اور روح جب جاتی ہے تو بیشک بندہ
مرجاتا ہے اور روان جب جاتا ہے تب وہ سو جاتا ہی اور روح زیست بھر بدن سے الگ نہین
ہوتی اور حرکت نہین کرتی جسطرح پانی لاکر برتن مین بھر دین اور گھر مین دھر دین اور سورج کی
چمک اوسپر پڑے تو عکس اوسکا چھت پر ہلتا ہوا نظر آوے لیکن پیالہ اپنی جگہ سے نہ ہلے
اسیطرح روح بدن مین ہوتی ہی اور شعاع اوسکا عرش تک پہونچتا ہی سو وہی روان ہی اور
وہان جو کچھ دیکھتا ہے اوسے خواب ملکوتی کہتے ہین اور روح بعد وفات کے کہان رہتی ہے
بعضون نے کہا صور مین رہتی ہی کیونکہ جتنے جاندار پیدا ہوتے ہین اور قیامت تک پیدا ہونگے
اوتنے ہی سوراخ صور مین ہین سو روح اگر نعمت کے قابل ہی تو وہان ہی اور عذاب کے قابل ہو تو وہان ہے
اور کہتے ہین کہ مومنونکی روح علیین مین سبز پرندونکے حوصلون مین اور کافرونکی روح دوزخ مین سیاہ
پرندونکے حوصلون مین اور کہتے ہین کہ مومنون کی روح جب قبض کیجاتی ہے رحمت کے فرشتے
اوسے باعزاز تمام چوستے آسمان تک لیجاتے ہین پھر اللہ تعالیٰ کیطرف سے آواز آتی ہے
کہ اسکو علیین مین لکھوا اور زمین مین پھر لیجاؤ تب روح کو اوسکے بدن کیطرف پھر لاتے ہین

اور بہشت کا دروازہ کھولدیتے ہین کہ وہ اپنے مقام کو وہین سے دیکھتی ہے تا قیامت اور
کافرونکی روح کو عذاب کی فرشتے پہلے آسمان کیطرف لیجاتے ہین سو اوسکے دروازے موندلیے
جاتے ہین اور حکم ہوتا ہے کہ اسکو اسکی جگہ مین لیجاؤ تب اوسے لے آتے ہین اور اوسکی قبر تنگ کردیتے ہین
اور دوزخ کا دروازہ کھولدیتے ہین کہ وہ اپنا بیٹھکا وہین سے دیکھتی ہے تا قیامت اور
اسی معنی پر حدیث مین آیا ہے کہ مُردے جوتیونکی تھپک سُنتے ہین لیکن بول نہین سکتے اور بعضے
عالمون نے فرمایا ہے کہ شہیدونکی روحین فردوس مین سبز پرندونکے حوصلون مین ہین جہان
چاہتے ہین اوڑ اوڑ کر جاتے ہین پھر بسیرا لیتے ہین قندیلون مین جو عرش کے نیچے معلق ہین اور
مسلمانونکے لڑکونکی روحین بہشتی کنجشکون کے حوصلون مین ہین اور مشرکون کی لڑکون کی
روحین بہشت کی چارون طرف پھرا کرتی ہین قیامت تک اونکو کہین جگہ رہنے کی نہین ملتی
آخرت مین وہ مومنونکے خادم بنائے جاوینگے اور جن مسلمانونکے ذمہ کسیکا قرض یا حق
یا دعوی ہے اونکی روحین ہوا مین معلق ہین نہ اونکو بہشت مین لیجاتے ہین نہ آسمان پر
جبتک اونکا قرض مظلمہ نہ چکا دیا جاوے اور فاسق مسلمانونکی روحین قبر مین بہ ہیئت عذاب
باقی ہین اور کافرون اور منافقون کی روحین سجین مین جہنم کی آتش مین اور بعضونے کہا ہے کہ روح
ایک جسم لطیف ہے کہ مخلوق ہے اور اسی سبب سے حقتعالی کو ذی روح نہین کہتے کیونکہ محال ہے کہ
حقتعالی محل اجسام کا ہو اور یہودیون نے رسول اللہ ﷺ سے روح کا حال اور اصحاب رقیم کا حال
اور ذوالقرنین کا حال پوچھا سو اونکی شان مین سورہ کہف اوتری اور روح کے مقدمے مین
یہ آیت اوتری وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یعنی کہہ روح میری خدا کے علم سے ہے
اور مجھے اوسکا علم نہین اور بعضونے کہا ہے آیت کے یہ معنی ہین کہ روح میرے رب کی تکوین سے ہے کہ اوسنے
کن کے کلمے سے اوسے ہست کیا ہے اور امر دو طرح کا ہے ایک امر الزام جیسے عبادت کا حکم کرنا اور ایک
امر تکوین جیسے قول اوسکا اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اور وہ جو خدا تعالی نے
فرمایا ہے نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ سو روح امین جبرئیل علیہ السلام ہے
اور وہ جو فرمایا ہے یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰئِکَۃُ صَفًّا سو روح سے وہان بھی
جبرئیل علیہ السلام مقصود ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ روح ایک بڑے فرشتے کا نام ہے

جو اکیلا ایک صف مین کھڑا ہوگا اور سب فرشتے ایک صف مین اور وہ جو حضرت آدم علیہ السلام
کی شان مین فرمایا ہی نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ سو یہ اضافت تشریف و تعظیم کی راہ سی ہی جیسی
ناقة اللہ و بیت اللہ اور وہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی شان مین فرمایا ہی فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا
سو اسواسطے فرمایا ہی کہ حضرت عیسیٰ جبرئیل کی پھونک سی پیدا ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ روح
اسجگہ بمعنی رحمت کی ہے واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہی کہ روح کا حال مفصل اسواسطے نہ بیان
کیا گیا کہ ہر شخص کی فہم اور عقل مین نہ آسکتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اُمِرْنَا
اَنْ نُّکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ یعنی ہمکو حکم ہی کہ آدمیون سے اونکی عقل کے موافق کلام کرین
اور جو شخص عقل صافی و فہم وافی رکھتا ہو اوسی چاہیے کہ تصوف کی کتابین دیکھے خصوصاً امام
حجة الاسلام غزالی رح کی تصنیفین کیونکہ اونھون نے بعضے رسالون مین روح کا حال بتصریح تمام
و تشریح تمام لکھا ہی اگرچہ اس رسالے مین اختصار کرگئے ہین

اونیسوان باب صور کے ذکر مین اور بعث و حشر کے

جاننا چاہیے کہ اسرافیل کے چار بازو ہین ایک پورب مین ایک پچھم مین ایک کو سمیٹتا ہی ایک سی
سر ڈھانکتا ہے اور عرش کے پائے اپنے کاندھے پر اوٹھاتا ہے اور حق تعالیٰ کے خوف سی
چھوٹا ہو جاتا ہے ممجشک کی برابر اور کوئی فرشتہ عرش سے اتنا نزدیک نہین جتنا
اسرافیل ہین اوسکے عرش کی درمیان سات پردے ہین کہ ایک پردے سی دوسرے پردے تک
پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور جبرئیل اور اسرافیل کی درمیان ستر حجاب ہین اور حق تعالیٰ نے
لوح محفوظ کو سفید براق موتی سی پیدا کیا ہی طول اوسکا اتنا ہے جیسے آسمان اور ساتون
زمین کا درمیان اور عرش سی معلق ہی اور جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا سب اوسمین
لکھا ہے اور اسرافیل اپنی داہنی ران پر صور رکھی ہوئی اور صور کا منھ اپنے منھ سی لگائی ہوئے
اس انتظار مین ہے کہ صور مین پھونکنے کا حکم ہو تو پھونک دے رسول اللہ نے فرمایا ہے
کہ اوسکی قسم جسکے ید قدرت مین میری جان ہے کہ جسدن نرسنگا پھونکا جاویگا قیامت
آجائیگی حالانکہ آدمی کے منھ مین لقمہ پڑا ہوگا نگل نہ سکیگا اور کپڑا پہنتا ہوگا سو پہن
نہ سکیگا اور پانی منھ سی لگائے ہوگا سو پی نہ سکیگا اور صور تین بار پھونکا جائیگا ایک کو

نفخۂ فزع کہتے ہین ایک کو نفخۂ صعق کہتے ہین ایک کو نفخۂ بعث سو جب دنیا کی مدت گذر جائیگی
ملک الموت ساتوین زمین تک ہاتھ پھیلا کر سب آسمانون اور زمینون کی روح نکال دے گا
اوسوقت کوئی زمین پر باقی رہیگا مگر ابلیس اور نہ آسمان پر مگر جبرئیل و میکائیل و اسرافیل
و عزرائیل علیہم السلام اور انھین کو حقتعالی نے اس آیت مین مستثنے کیا ہے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ
فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ صور کی چار شاخین ہین ایک پچھم مین ایک پورب مین ایک ساتوین زمین کے نیچے ایک
ساتوین آسمان پر اور جتنی تمام عالم کی روحین ہین اوتنے ہی صور مین دروازے ہین اور اوسکی ایک شاخ مین
نبیونکی روحین ہین اور ایک مین آدمیونکی اور ایک مین پرندونکی اور ایک مین جانورون کی

بیسوان باب نفخۂ فزع کے بیان مین

جب نفخۂ فزع ہوگا آسمان و زمین کی تمام خلقت مین ہول پڑ جائیگا اور پہاڑ اوڑنے لگین گے
اور آسمان پھٹنے لگین گے اور زمین کانپنے لگے گی جیسے پانی پر ناؤ ڈگمگاتی ہے اور حاملہ عورتونکے
حمل گر جائینگے اور لڑکے خوف سے بڈھے ہو جائینگے اور شیاطین بھاگتے پھرینگے اور ستارے ٹوٹنے
لگین گے اور چاند سورج دھندلے ہو جائینگے قولہ تعالی اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ
پس چالیس برس ایسا ہی رہیگا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے یہ آیت پڑھی کہ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ پھر فرمایا آیا جانتے ہو کہ یہ
کون دن ہے صحابہ بولے خدا اور رسول جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جب حق جل و علا آدم سے
فرمائیگا کہ بھیج اپنی اولاد کو دوزخ کیطرف آدم کہینگے یارب کتنی بھیجون حکم ہوگا کہ ہر ہزار سے نوسو ننانوے ۹۹۹
دوزخ مین اور ایک بہشت مین جب رسول اللہ نے فرمایا سب لوگ رونے لگے اور نہایت غمگین ہوے
حضرت نے فرمایا مجھے امید ہے کہ بہشت مین تہائی تم ہو اور لوگ ہونگے ایک حصہ تم پھر فرمایا کہ مجھے امید ہے
کہ دو حصہ تم ہوگے ایک حصہ تمام خلق تب سب خوش ہوگئے پھر فرمایا کہ خوش ہو کیونکہ تم تمام
امتونپر اسطرح ہو جیسے اونٹ کے سامنے بکری اور تم ایک جز ہو ہزار جز سے اور ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین اوسمین سے ایک دنیا مین بھیجی گئی جس کے اثر سے جن و انس
وحش و طیر آپسمین مہربانیان کرتے ہین اور ننانوے رحمتین قیامت کے دن اپنے بندون پر کریگا

مترجم کہتا ہی یہ حدیث مشکوٰۃ مین بھی ہی پھر حقتعالی اسرافیل کو صور پھونکنی کا حکم دیگا وہ
پھونکیگا اور کہیگا ای روحو حقتعالی کا حکم ہی کہ بدنونسی نکلو تب آسمان و زمین کے تمام لوگ بیہوش
ہوجائینگے اور دفعتہً سبکے سب مرجائینگے مگر جسی خدا یتعالی چاہیگا سو نہ مریگا یعنی شہیدونکی جو وی
کروہ اپنی خدا کی پاس زندہ ہین چنانچہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا
بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور حدیث مین ہی کہ حقتعالی نی شہیدونکو پانچ بزرگیان دی ہین کسیکو
نہین دی ہین ایک یہ کہ سب نبیونکی روح کو ملک الموت قبض کرتے ہین اور شہیدونکی روح کو حقتعالی
آپ قبض کرتا ہی دوسری یہ کہ سب انبیا بعد موت کی نہلائی جاتے ہین اور مین بھی نہلایا جاؤنگا پر شہید
نہین نہلائے جاتی تیسری یہ کہ سب نبیونکو کفن دیا جاتا ہی اور مجھکو بھی دیا جائیگا پر شہیدونکو
نہین دیا جاتا چوتھی یہ کہ انبیا کو مردہ کہتے ہین اور مین بھی ایسا ہی ہون کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ
اور شہدا زندہ ہین کہ احیا کہلاتے ہین پانچوین یہ کہ سب نبی قیامت کی دن شفاعت کرینگے اور
مین بھی اوسی دن شفاعت کرونگا اور شہید ہر روز شفاعت کرتے ہین تا قیامت اور کہتے ہین کہ بارہ
شخص باقی رہجائینگے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اور آٹھ عرش کی اوٹھانیوالی اور دنیا
رہجائیگی اکیلی نہ آدمی نہ پری نہ شیطان نہ وحوش تب حقتعالی فرماویگا ای ملک الموت
جتنی اولین اور آخرین ہین اوتنی ہی تیری ساتھی اور مددگار مین نے پیدا کیے اور تجھے آسمانون
اور زمینون کی قوت بخشی آج مین تجھے رنگ برنگ کی غضب کا لباس پہناتا ہون سو تو میرا
غضب لیکر اوتر اور شیطان کو موت کا مزہ چکھا اور جتنی سختی اگلون پچھلون آدمیون پریون پر
ہوئی ہی اوسکی دوگنی چوگنی اوس اکیلے پر کر اور زبانی دوزخ کی پیادی ستر ہزار آتشی زنجیرین لیکر
تیری ساتھ ہونگے یہ سنکر ملک الموت ایسی بھیانک صورت مین جسکی دیکھنے سی ساتون آسمان اور
ساتون زمین کی لوگ مرجائین نمود ہوکر شیطان کو بلکارینگے اونکی آواز کی شدت ہول سی
شیطان بیہوش ہوجائیگا اور خرخر کی آواز اس زور و شور سے اوسکی گلی سی بلند ہوگی کہ آسمان
اور زمین کی خلقت اسی سُنے تو بیہوش ہوجاوی تب ملک الموت غرّاوینگے ٹھہر ای خبیث تا موت کا
مزہ تجھکو چکھاؤن تو نے بہت عمر پائی اور بہت خلقت کو گمراہ کیا یہ سُنکر وہ پورب کو بھاگیگا
ملک الموت جب وہان بھی جا پہونچینگے تب پچھم کو بھاگیگا وہان بھی جب وہ جا پہونچینگے آخر

بھاگتی بھاگتی تھک کر آدم کی قبر کے پاس ٹھہریگا اور کہیگا ای آدم ہین تیری سبب سے بیٹھکار مین پڑا اور رجیم و ملعون ہوا پس ملک الموت وسی آتش کا پیالا پلاوینگے تب وہ خاک پر لوٹنے لگیگا پھر بانی دہکائی ہوئی کیلو سی اوسکا منھہ چیرین گے اور تیر و سے پاش پاش کر کے اوسکی جان قبض کرینگے پھر حق تبارک وتعالی ملک الموت سے فرماویگا کہ دریاؤنکو فنا کر سو ملک الموت دریاؤن سے کہین گے تمہاری میعاد گذر چکی دریا کہینگے ہمکو حکم دو تو اونچے اوپر رو لین یہ کہکر روئین گے اور کہین گے کہان ہین موجین اور کہان ہین ہماری عجائبات آ پہونچا حکم اللہ تقدس وتعالی کا بعد ازان ملک نور سے ایک ایسی آواز دینگے کہ سارا پانی پتال تک سوکھ جائیگا پھر پہاڑون کے پاس جائینگے وہ بھی رو کر کہین گے کہان ہی ہماری اونچائی اور کہان ہی ہمارا اکڑاپن آ پہونچا حکم حق جل وعلا کا پس ملک الموت کی ایک چنگھاڑ مین وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اوڑ جائینگے اور اونکی پانی دھنس جائینگی پھر آسمان پر چڑھکر چنگھاڑ مارینگے جسکے صدمے سے چاند وسورج و تارے سب چور چور ہوکر گر پڑینگے پھر حق تبارک وتعالی فرماویگا کہ اے ملک الموت اب میری خلقت مین کون باقی رہا کہینگے الہی حَیٌّ لَا یَمُوْتُ تو ہی ہی اور باقی اب تو کوئی نہین رہا مگر جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور عرش کے اوٹھانیوالے اور مین ضعیف بندہ تب اونکی روح قبض کریگا یہی حکم ہوگا بعد ازان حقتعالی فرماویگا ای ملک الموت کیا تونے میرا قول نہین سنا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ سو تو بھی اب مر جا پس ملک الموت بھی مر جائین گے اور کچھ باقی رہیگا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ تعالی

اکیسوان باب حشر ونشر کے بیان مین

حدیث مین ہی کہ جب حق تبارک وتعالی چاہیگا خلق کو جلادے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل وعزرائیل کو زندہ کریگا اور اون چارون مین پہلے اسرافیل کو جلاویگا وہ عرش سے صور لیکر بہشت مین جائینگے اور کہین گے ای رضوان بہشت کو محمد کیواسطے اور اونکی امت کیلیے آراستہ کر پھر براق اور لواء الحمد اور جنت کی حلے لیکر آوینگے سو جانورون مین جو پہلے زندہ ہوگا وہ براق ہے پھر اللہ تعالی فرماویگا کہ اسے آراستہ اور تیار کرو تب سرخ یاقوت کا لباس پہناوین گے اور سبز زبرجد کی لگام اوسکے منھہ مین دینگے اور دوہرے زین پوش ایک سبز ایک زرد و سبز کسین گے پھر اس تیاری ہوا وسے لیکر رسول اللہ کی قبر مبارک کیطرف جائین گے اور

زمین اوسوقت کف دست میدان ہوگی سپاٹ چورس اونچی نیچی اس سبب ہے رسول اللہ کا
مرقد مبارک پچان نہ پڑیگا ناگاہ ایک نور اونکے مرقد پاک سے عمود گرد باد کے مانند آسمان کیطرف
بلند ہوگا تب جبرئیل کہینگے کہ ای اسرافیل آواز دو کیونکہ حشر کا کاروبار تمھارے ذمے ہے
سب خلق کو خدا یتعالی تمھارے ہی ہاتھہ سے محشور کریگا وہ کہینگے نہین ای جبرئیل تمھین آواز دو
کیونکہ تم دنیا مین رسول اللہ کے پاس آتے جاتے تو مجھے اوسے شرم آتی ہے جبرئیل خاموش رہجائینگے
تب اسرافیل میکائیل سے کہینگے کہ تم پکارو میکائیل پہلی مرتبہ کہینگے السلام علیک ای روح
پاک اپنے مقدس بدن کیطرف رجوع کرا اور کچھ جواب پاوینگے پھر دوسری دفعہ کہینگے ای روح مقدس
اوٹھہ فیصلے اور حساب کیواسطے اور رحمن کے پاس جانیکے واسطے تب قبر مبارک شق ہوجائیگی
اور رسول اللہ اوٹھہ بیٹھینگے اور سر وریش پر سے گرد جھاڑنے لگینگے پھر جبرئیل اونکو بہشتی لباس
اور براق دینگے رسول اللہ فرماوینگے کہ ای جبرئیل یہ کون دن ہے وہ کہینگے یہ قیامت کا دن ہے
یہ حسرت کا دن ہے یہ ندامت کا دن ہے یہ یوم التلاق ہے یہ یوم الفراق ہے رسول اللہ
فرماوینگے ای جبرئیل مجھے بشارت دو اور کچھ خوشی کی خبر سناؤ کہینگے یا رسول اللہ لواء الحمد
میرے ساتھہ ہے آپ فرماوینگے کہ مین یہ نہین پوچھتا مین اپنے گنہگار امت کا حال پوچھتا ہون
کیا تم اونکو پل صراط پر چھوڑ آئے ہو تب اسرافیل کہینگے ای محمد خدا ے عزوجل کی قسم ہے مین نے
ابھی تک صور نہین پھونکا رسول اللہ فرماوینگے کہ اب میرا جی خوش ہوا اور میری آنکھون مین
طراوت آئی ہے پھر تاج و حلہ لیکر پہنینگے اور براق پر سوار ہونیلگے

بائیسوان باب براق کی تعریف مین

براق ایسا براق کہ اوسکے دو بازو ہین جنکے زور سے آسمان اور زمین کے درمیان اوڑیگا چہرہ
اوسکا آدمی کا سا اور پیشانی کشادہ سرخ یاقوت کی اور کان پتلے پتلے سبز زبرجد کی اور آنکھین
تارے کی مانند چمکتی ہوئین اور دم گائے کیسی سرخ سونے سے مڑھی اور بدن برق کا سا گویا طاوس
اور گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا براق اس سبب سے اوسکا نام ہے کہ وہ برق کی مانند تیزگام ہے جو
جب رسول اللہ اوسکے نزدیک جائینگے اوچھلے پھاندیگا اور کہیگا خدا ے عزوجل کی قسم مجھپر کوئی
نہ سوار ہوگا مگر نبی ہاشمی قریشی محمد بن عبداللہ صاحب اللواء اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم فرمادینگے کہ مین ہی محمد ہون اور سوار ہو کر جنت مین داخل ہونگے اور سجدہ مین گر پڑینگے تب آواز آویگی کہ سر اوٹھاؤ یہ رکوع و سجود کا دن نہین یہ حساب اور عذاب کا دن ہے مانگ جو مانگے گا سو پاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماوینگے یارب مین اپنی امت کی نجات چاہتا ہون حکم ہوگا کہ جسمین تو راضی ہو سو مین نے دیا قولہ تعالیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی پھر چالیس دن تک آسمان سے پانی برسایا جاویگا کہ اوسمین نطفہ کی خاصیت ہوگی اور پانی بارہ بارہ گز ہر چیز سے اونچا ہوگا خلق اوس پانی کی تاثیر سے سبزی کی مانند جمیگی اور اونکی بدن تمام و کمال درست ہو جاوینگے پھر لپیٹیگا خدا عز و جل زمین و آسمان کو اور تین بار کہیگا کسکے واسطے ہے سلطنت اور بادشاہی کوئی جواب نہ دیگا تب آپ ہی فرماویگا اللہ کا ہی ملک اللہ ہی کی ہے سلطنت جو اکیلا ہے قہر والا پھر کہیگا کہاں ہین گھمنڈی کہاں ہین شہزادی اور کہاں ہین وہ جو میرا کھاتی تھی اور رونکا گاتی تھی اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگا رنگ پشمینی کی مانند اوڑینگی پھر بدل ڈالیگا خدا عز و جل اس زمین کو جسپر فسق و فجور کیا گیا ہے اور جہنم کو اسپر رکھیگا اور ایک اور زمین بناویگا سپید چاندی کی کہ اوسپر بہشت کو نصب کریگا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا مین نے رسول اللہ سے پوچھا کہ جسدن یہ دوسری زمین بدلی جائیگی آدمی کہاں ہونگے فرمایا تو نے بڑی بات پوچھی ای عائشہ رضی اللہ عنہا آدمی اوسدن پل صراط پر ہونگے

تئیسوان باب نفخہ بعث کی بیان مین

پھر حق جل و علا فرماویگا کہ ای اسرافیل اوٹھ اور مردون کے جلانے کا صور پھونک دے اسرافیل صور پھونکینگے اور پکارینگے کہ ای نکلی ہوئی روحو اور سڑی ہوئی ہڈیو اور پرانی بدنو اور بکھری چمڑو اور گرے بالو حساب و فیصلے کے واسطے اوٹھو یہ کہتے ہی سب کے سب حق تبارک و تعالیٰ کے حکم سے ننگی پادر زاد اوٹھ کھڑے ہون گے آسمانون کو دیکھینگے کہ شق ہو گئی ہین اور ستارے گر گئے ہین اور سورج لپیٹ ڈالا گیا ہے اور چاند اندھیرا ہے اور زمین بدل گئی ہے اور سمندر سوکھا ہے اور دوزخ ہولناک آواز سے گرجتی ہے اور زبانیے کمندین پھینکتے ہین اور ترازوئین عمل تولنے کی تیار ہین اور فرشتے عمل نامے لیے کھڑے ہین اور بہشت ہزارون زیب و زینت سے سامنے موجود ہے تب کہین گے

آہ افسوس کسنے ہمکو سوتے سے جگایا کسنے ہماری خوابگاہ سے ہمکو اوٹھایا ندا ہوگی کہ ھٰذا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یہ وہی ہے جسکے خدای رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبرون نے اوسکی سچی خبر پہونچائی تھی روایت ہے کہ لوگون نے رسول اللہ سے اس آیت کی معنی پوچھی یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا آپ رونے لگے یہانتک کہ آپکی کپڑے آنسوونسے تر ہوگئی بعد ازان فرمایا کہ ای پوچھنے والو تمنے بڑا امر پوچھا قیامت کے دن میری امت کی بارہ جھنڈی ہونگی جنھون نے دغل فصل کی باتین بنا بنا کر لوگونکو آپسمین لڑوا دیا ہے اونکا فرقہ بندرون کی صورت ہوگا قولہ تعالی اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور جنھون نے رشوتین لی ہین حرام کھایا ہے اونکا فرقہ سورونکی صورت بنیگا اور جو لوگ قاضی مفتی ہوکر جھوٹا فتوی اور اولٹا حکم دیتے تھے اندھے کردیے جاینگے قولہ تعالی وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے تھے اور آپکو سب سے اچھا جانتے تھے وے گونگے بہرے کردیے جاوینگے قولہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا اور جو عالم و مشائخ اور لوگونکو نیک باتین سمجھاتے تھے اور آپ بُری کام کرتے تھے اونکا یہ حال ہوگا کہ اپنی اپنی زبانین کاٹین گے اور اونکے منھ سے پیپ لہو بہیگا قولہ تعالی اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ اور جنھون نے جھوٹی گواہیان دی تھین اونکے بدنون پر آتش کے کوڑے لگینگے قولہ تعالی وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اور جو لوگ شہوت اور لذت مین پڑے رہتے تھے اور ہر دم نفس امارہ کو سکھہ پہونچاتے تھے اونکے بدنونسے بدبو آویگی اور اونکے پاؤن اونکی چوٹی مین بندھے ہونگے قولہ تعالی اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ اور جو لوگ اپنے مال سے حق تعالی کا حق ادا نکرتے تھے صرف اپنے نام و آرام کیواسطے خرچ کرتے تھے وہ کھڑے نرہ سکینگے دلبنے باتین کرتے پڑتے رہینگے قولہ تعالی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ اور جو لوگ غیبت کیا کرتے تھے اور پیٹھ پیچھے لوگونکی نام دھرا کرتے تھے اونکو جلتے بلتے گندھک کی پائجامے پہناوینگے قولہ تعالی لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اور جو لڑتے تھے اونکی زبانین گدی سے نکالی جاینگی اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتین کرتے تھے وہ متوالے اوٹھینگے قولہ تعالی وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا اور جو سود بیاج لیا کرتے تھے وہ اولٹا کرکے سر نیچے پاؤن اوپر فرشتے کھینچ لاوینگے مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کو ثعلبی نے روایت کیا ہے لیکن اونھون نے

دس گز ذم لکھے ہین اور تفسیر عمدہ مین دس لکھے ہین اور معاذ بن جبل رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے
فرمایا کہ قیامت کے دن حسرت و ندامت کے دن حقتعالی میری امت کی بارہ صفین بناویگا بعضے
قبروں سے اوٹھینگے اور اونکے ہاتھ پانوں کٹے ہونگے سو اللہ کیطرف کا پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ
وہ لوگ ہین جو پڑوسیونکو ستایا کرتے تھے اور بے توبہ مرگئے سو یہ اونکی سزا ہے اور جگہ اونکی دوزخ مین
اور بعضی قبروں سے اوٹھینگے جانوروں کی صورت پر سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو نماز
مین سستی کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اونکی سزا ہے اور جگہ انکی دوزخ مین ہے قولہ تعالی
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ اور بعضے قبروں سے اوٹھینگے کہ اونکے پیٹ بڑے
ڈیل ہونگے اور سانپ اور بچھو اونکے ساری بدن مین لپٹے ہونگے سو پکارنیوالا پکاریگا
کہ یہ وہ ہین جو زکوۃ نہ دیتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اونکی سزا ہے اور جگہ اونکی دوزخ مین ہے اور
روپے اور اشرفیوں سے انکی پیشانیان اور پشت پہلو داغی ہوجائینگے قولہ تعالی وَالَّذِينَ
يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا
فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ اور بعضی قبروں سے اوٹھینگے کہ اونکے منہہ سے
خون بہیگا اور آگ نکلیگی اور اونکی آنتین پیٹ سے نکلی ہوئین زمین پر گھسٹتی ہونگی سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ تجار
فجار ہین کہ جو خرید اور فروخت مین جھوٹھ بولتے تھے اور بے توبہ مرگئے یہ اونکی سزا ہے اور جگہ اونکی
دوزخ مین اور بعضے قبروں سے اوٹھینگے کہ جنکے بدن مردار کی مانند بدبو کرینگے سو پکارنیوالا پکاریگا
کہ یہ وہ لوگ ہین جو آدمیونکی ڈر سے چھپ چھپکر گناہ کرتے تھے اور خدا تعالی سے نہ ڈرتے تھے
اور بے توبہ مرے یہ اونکی سزا ہے اور جگہ انکی دوزخ مین اور بعضی قبروں سے اوٹھینگے کہ جنکی گردنین
سانپون نے ڈس ڈس کر رخنہ رخنہ کردی ہونگی سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ جھوٹی گواہی دیتے تھے
اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہے اور جگہ انکی دوزخ مین اور بعضی قبروں سے اوٹھینگے جنکی منہہ مین زبان نہوگی
اور پیپ انکے منہہ سے بہیگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو گواہی چھپاتے تھے اور دیکھا ہوا
معاملہ نہ بتاتے تھے حق پوشی کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہے اور جگہ انکی دوزخ مین قولہ تعالی
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ اور بعضے قبروں سے اوٹھینگے
سر سے نیچے پانوں اوپر اونکی شرمگاہوں سے پیپ لہو بہیگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ

لوگ زنا کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ مین قولہ تعالی وَلَا تَقرَبُوا الزِّنیٰ اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً اور بعضے قبروسے اوٹھینگے کالا منھ نیلی آنکھین دوزخ کے انگارون سی پیٹ بھرا ہوئیگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ لوگ ظلم سے یتیمونکا مال چٹ کر گئے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ مین قولہ تعالی اِنَّمَا یَاکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا اور بعض قبروسے کوڑھی اوٹھینگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ لوگ ماں باپ کو ناحق ستاتے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ مین قولہ تعالی وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اور بعض قبروسے اندھے اوٹھینگے بڑے بڑے دانت نکلے ہوئے جیسے بیلونکے سینگ اور ہونٹھ پیٹ تک لٹکتے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ شرابی ہین جو بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ مین قولہ تعالی اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ اور بعضے قبرونسے اوٹھینگے کہ اونکے چہرے چودھوین رات کی چاندسے روشن ہونگے اور بجلی کیطرح پل پر پل صراط سے اوتر جائینگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے اچھے کام کیے اور خلق کو گناہونسے منع کیا اور پانچون وقت کی نمازین باجماعت ادا کین اور توبہ کرکے موئے یہ جزا ہے اور مکان انکا بہشت ہے اور حقتعالی ان سے راضی ہے یہ حقتعالی سے نہ انکو کچھ ڈر ہی نہ غم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ

چوبیسوان باب قبرسے اوٹھنے کے بیان مین

کہتے ہین کہ خلق جب قبروںسے اوٹھیگی اوسی جگہ سب کی سب چالیس برس تک کھڑی رہینگی نہ کھائینگے نہ پئینگے نہ بولینگے اور رسول اللہ سے پوچھا کہ قیامت کے دن آپکی امتی کس نشان سے پہچان پڑینگے آپ نے فرمایا کہ وضو کے اثر سے غر محجلین ہونگے یعنی جو عضو اونکے وضو مین دھوئے جاتے ہین روشن و تابندہ ہونگے اور حدیث مین ہی کہ حشر کے دن جب خلق قبرونسے اوٹھیگی فرشتے مومنون کے پاس آوینگے اور اونکے بدنونسے خاک جھاڑینگے سب جگہ کی گرد چھٹ جائیگی مگر اعضای سجود کی گرد ہرچند فرشتے ملینگے نہ چھٹیگی تب آواز آویگی کہ ای میری فرشتو یہ قبر کی مٹی نہین یہ مسجد او محراب کی مٹی ہے انکو اسیطرح رہنے دو یہانتک کہ پل صراط سے اوتر کر جنت مین داخل ہونگی تاکہ جو اونکو دیکھے جانے کہ میری بندی اور نوکر ہین اور اعضا سجود کے ساتھ مین نام تھا

اور دونون ہاتھہ اور دونون کا سہ زانو اور دونون پانوونکی اونگلیان اور بعضون نی ناک کو
بھی کہا ہی اور جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ قیامت کی دن جب مردی قبر ونسی اوٹھین گی
اللہ تعالیٰ رضوان کو جو بہشت کا دربان ہی پیغام بھیجیگا کہ مین نی روزہ دارونکو بھوکا پیاسا
قبرونسی اوٹھایا ہی سو بطرز استقبال کی اونکی خواہشونکی چیزین طیار کر رکھہ رضوان بہشت کی
حورون اور غلمانونکو بلاویگا وی نور کے لاکھون طبق لیی ہوے ہزارون طرح کی میوون اور
نفیس کھانون اور لذیذ شربتون سمیت رضوان کے پاس جمع ہونگے اور گنتی مین وہ اتنی ہونگے
جتنی زمین مین مٹی کے ذری ہین اور مینھہ کی بوندین برستی ہین اور درختونپر پتے پھر جب سامان
طیار ہو چکیگا حق جل وعلا اونکو کھانا کھلاویگا اور فرماویگا كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ
فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ اور ابن عباس سے روایت ہی کہ لوگ جب قبرونسے اوٹھین گے
فرشتے تین فرقون سے مصافحہ کرینگے شہیدونسے اور رمضان کی روزہ دارونسے اور
اونسے جو عرفہ کے دن روزہ رکھتے ہین اور عائشہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا
سب دنونسے دوست زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہے کہ ہین رحمت ہی اور سب
دنونسے دشمن زیادہ شیطان کی نزدیک جمعہ و عرفہ ہی ای عائشہ جو عرفہ کو روزہ رکھی اوسپر
تیس دروازی خیر و رحمت کے کشادہ ہون اور تیس دروازی شر و شدت کی بند ہون اور جب عرفہ کا
روزہ دار پانی سی روزہ کھولتا ہی جو رگ اوسکی بدن مین ہی فجر تک کہتی رہتی ہی کہ یا رب خدایا اسپر رحمت کر
اور حدیث مین آیا ہی کہ روزہ دار اپنی قبرونسی نکلینگے اور فرشتے اونکو عمدہ خوانون اور نفیس
چھاگلونکے پاس لیجائینگے اور کہین گی کھاؤ تم بھوکی رہتے تھے جب لوگ سیر ہو کر کھاتی تھے اور پیو تم
پیاسے رہتی تھے جب لوگ سیراب ہو کر پانی پیتے تھے وی اس حال مین ہونگی اور لوگ حساب مین پھنسی ہونگی
اور حدیث مین آیا ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا آدمی قیامت کی دن برہنہ تن و برہنہ پا اوٹھین گے
جسطرح ماں کے پیٹ سی پیدا ہوتی ہین لیکن کوئی کسی کیطرف نہ دیکھیگا سبکی آنکھین ہول اور
ہیبت سی آسمان کیطرف ہونگی چالیس برس تک کھڑی رہینگے دیکھا کیے پہنچیگی آفتاب کی گرمی سے
کسی کو پانون پسینی مین ہونگے کسی کی پنڈلیونتک پسینا آویگا کسیکے پیٹ تک کسیکی چھاتی تک بی بی
عائشہؓ نے فرمایا یا رسول اللہ کوئی اوسدن سوار بھی ہوویگا فرمایا ہان انبیا اور اونکے

اہل بیت اور وہ لوگ جو رجب و شعبان و رمضان مین متصل روزے رکھتے ہین اور سب لوگ اوسدن بھوکے ہونگے مگر انبیا اور اونکے اہلبیت اور رجب و شعبان کے روزہ دار کہ وہ آسودہ ہونگے اور کہتے ہین کہ قیامت کے میدان مین تمام مخلوقات ایکسو بیس صفین کیجائینگی ہر صف اتنی لانبی کہ چالیس ہزار برس چلے تو اوسکا چھور ملے اور اتنی چوڑی کہ بیس ہزار برس چلے تو اوسکا کنارہ ملے سوا اونمین سے تین صفین ایمان والونکی ہونگی اور باقی سب کافرونکی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا قیامت کے دن میری امت کی ایکسو بیس صفین ہونگی مصنف کہتا ہے یہی صحیح تر ہے مترجم کہتا ہے سیوطی رحمہ اللہ نے خصائص الکبری مین لکھا ہے کہ بہشت کے لوگ ایکسو بیس صفین ہونگے اسّی اس امت سے اور چالیس تمام انبیا کی امت سے

پچیسوان باب محشر والونکے چلنے کے بیان مین

کہتے ہین کہ حشر کے دن کفار پاپیادہ چلینگے اور ایماندارونکو سواریان ملینگی کما قال جل جلالہ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا حضرت علی نے فرمایا ہے کہ متقیونکو گھوڑونپر سوار محشور کرینگے حقتعالی فرشتونسے فرماویگا کہ انکو بے سواری نہ چلنے دو کیونکہ دنیا مین انکو ہمیشہ سواریکی عادت رہی ہے ابتدا مین یہ باپ کی پشت پر رہے بعد ازان مان کے شکم مین بعد ازان دائیونکی گود مین بعد ازان باپ کے کاندھونپر بعد ازان اونٹ گھوڑے ناؤ وغیرہ پر پھر جب مرے تو بھائیون کی گردنونپر اونکا جنازہ چلا سو اب جو قبرونسے اوٹھائے گئے ہین پیادہ نہ رہنے پاوین کہ انکو چلنے کا ربط نہین تاکی قربانیونکو انکی سواری بناؤ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَسْمِنُوْا ضَحَایَاکُمْ وَعَظِّمُوْا فَاِنَّهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَطَایَاکُمْ ۔

چھبیسوان باب قیامت کے ذکر مین

حدیث مین آیا ہے کہ جب قیامت مین آفتاب نزدیک کردیا جاویگا اور گرمی اوسکی بہت ہی سخت ہوجائیگی تب آتش سے ایک سایہ نکلکر چھا جائیگا پھر آواز آویگی کہ اے محشر کے لوگو سائے کیطرف چلو سو سب تین فرقے ہوکر چلینگے ایک ایمان والونکا ایک منافقونکا ایک کافرونکا اور جب سبکے سب اوس سائے کے نیچے پہونچ جائینگے وہ تین قسم ہوجائیگا ایک گرمی ایک دھوان ایک نور کما قال اللہ تعالی اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ سو حرارت منافقون کے سر پر قائم

ہوگی اور دھوان کا فردن پر مسلط کیا جائیگا اور نور مومنونکو ملیگا اسواسطے کہ منافق لوگ
دنیا مین گرمی سے آپ ہو بچاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم رسول کے ساتھ گرمی کے سبب سے جہاد کو نہین
نکل سکتے سو حقتعالی نے فرمایا قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا اور کفار دنیا مین اندھیرے مین تھے کہ خدای
جل و علا کی آیتین اور نشانیان نہ دیکھتے تھے سو آخرت مین بھی اونھین تاریک دھوان ملیگا
قَوْلُہٗ تَعَالیٰ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیَاۗءُهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اور مسلمان
دنیا مین نور ایمان کا رکھتے تھے سو آخرت مین بھی نور پاوینگے قَوْلُہٗ تَعَالیٰ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ قَوْلُہٗ تَعَالیٰ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ اور رسول اللہ
نے فرمایا ہے کہ سات فرقون کو حق جل و علا عرش کے سائے مین بٹھلاویگا اوسدن جب سوای اوس
سائے کے اور سایہ نہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ بھری جوانی جو چڑھتی جوبن مین اللہ تعالی کی
عبادت مین مشغول ہوا ہے تیسرے وہ شخص کہ صرف اللہ کیواسطے آپسمین دوستی رکھتے ہین چوتھا وہ مرد
جسے مال و جمال والی عورت جو روپے رو یا دونون رکھتی ہو چاہے اور وہ خدا یتعالی کے خوف سے
اوس سے باز رہے پانچوین وہ شخص جو تنہائی مین خدا یتعالی کے خوف سے روتا ہے چھٹا وہ جسکا دل
مسجد ہی مین لگا رہتا ہے ساتوین وہ جو داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائین ہاتھ سے چھپاوے اور
حدیث مین آیا ہے کہ جب حقتعالی تمام خلق کو جمع کریگا پکارنیوالا پکاریگا ای اصحاب فضل آؤ بہت سے
لوگ اوٹھینگے اور جلد جلد جنت کیطرف چلینگے اور فرشتے اونکو راستے مین ملینگے اور کہینگے تم کون ہو
کہینگے ہم وہ ہین کہ جب ہمپر لوگون نے ظلم کیا ہمنے صبر کیا اور جب کسینے ہماری تقصیر کی ہمنے معاف کی
فرشتے کہینگے اچھا سیدھے جنت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکاریگا کہ اہل صبر کہان ہین تب بھی بہت سے
لوگ اوٹھینگے اور جلد جلد بہشت کیطرف چلینگے فرشتے اونکو راہ مین ملینگے اور کہینگے تم کون ہو
جو بہشت کو جھپٹے چلے جاتے ہو کہینگے ہم صبر والے ہین کہ خدا یتعالی کی بندگی مین ثابت و مستقیم
رہے فرشتے کہینگے اچھا بہشت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکاریگا آپسمین اللہ دوستی رکھنیوالے کہان ہین
تب بھی بہت سے لوگ اوٹھینگے اور بہشت کیطرف شتابان ہونگے راہ کے فرشتے کہینگے کہ تم کون ہو کہ بہشت کو
جھپٹے چلے جاتے ہو کہینگے ہم آپسمین اللہ دوستی رکھتے تھے فرشتے کہینگے اچھا بہشت کو چلے جاؤ
اور جب یہ سب لوگ بہشت مین داخل ہو چکینگے تب حساب کی ترازوین لائی جائینگی اور حدیث

مین آیا ہی کہ لواء الحمد اتنا لنبا ہی کہ اگر ہزار برس چلی تب اوسکا چھور ملی اور عرض اوسکا اتنا ہی
جتنا آسمان اور زمین کا درمیان اور سرخ یاقوت و سبز زمرد اوسمین جڑی ہین اور اوسمین نور کے
تین جھبّے ہین ایک پچھم مین ایک پورب مین ایک دنیا کے بیچون بیچ ہین اور اوسپر تین سطرین لکھی ہین اول
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دوسری اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تیسری لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اور اوسکی قریب ستر ہزار نیزے ہین ہر نیزے کے نیچے ستر ہزار صفین فرشتون کی ہر صف مین پانچ لاکھ
فرشتے کہ اللہ تعالی کی تسبیح و تقدیس کرتے ہین اور قیامت مین سب اہل ایمان اوس
لواء الحمد کے گرد اگرد ہونگی اور سوا اوس لوا کے اور چھوٹی نیزے صحابہ کے ہونگی گڑینگے چنانچہ
صدق کا نیزہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیواسطے گاڑا جائیگا اور سارے صدیق اوسکے نیچے ہونگے اور
عدل کا نیزہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیواسطے اور تمام عادل اوسکے تلے ہونگے اور سخاوت کا نیزہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کیواسطے اور سب سخی اوسکے نیچے اور شہادت کا نیزہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کیواسطے اور سب شہیدا اوسکے نیچے اور فقر کا نیزہ حضرت ابودردا رضہ کیواسطے اور سب فقیر اوسکے نیچے
اور زہد کا نیزہ حضرت ابوذر رضہ کیواسطے اور سب زاہد اوسکے نیچے اور قرأت کا نیزہ حضرت ابی بن
کعب رضہ کیواسطے اور سب قاری اوسکے نیچے اور مظلومیت کا نیزہ حضرت امام حسین کیواسطے اور سب
جو ظلم سے قتل ہوئے ہین اوسکے نیچے ہونگے قال اللہ تعالی یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِہِمْ اور حدیث مین ہے
کہ قیامت کے دن جب خلق پر بہت ہی سختی اور تنگی ہوگی حق تبارک و تعالی جبرئیل کے ہاتھ رسول اللہ
کو پیغام بھیجیگا کہ اپنی امت سے کہہ کہ مجھے اوس نام سے پکارین جس نام سے دنیا مین مجھے کسوقت پکارتے تھے
تب محمدی پکارینگے الا پکاریگا کہ سب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہو جب سب کہینگے اللہ تعالی سبکا
حساب فیصل کریگا اور سب امتون سے فرماویگا اگر یہ امت محمد کی نہوتی تو مین فیصلہ ہزار برس مین
چکاتا اور سب جانور درندے چرند پرند بھی محشور ہونگے اور اون مین بھی فیصلہ کیا جائیگا سو ناتوانون کو
توانائی دینگے کہ زورآور سے اپنا بدلا لیلے بعد ازان سب خاک کردیے جائینگے اور جو آنکھ
خدای عز و جل کے خوف سے روئی ہے وہ دوزخ کو نہ دیکھے گی اور جو کوئی خوف خدا سے
اتنا بھی رویا ہوگا کہ اوسکا ایک بال بھیگا ہوگا حق تعالی اوسکے گناہ معاف کردیگا
اور پکار دیا جائیگا کہ یہ شخص ایک بال کی برکت سے ناجی اور مغفور ہوا اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلَنَا

بستائیسوان باب بہشت کے ذکر مین

وہب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ بہشت کا عرض اتنا ہی جتنا آسمان و زمین کا عرض ہے اور اوسکا
طول سوای حق جل و علا کے کوئی نہین جانتا جو جی چاہے سب یہان موجود ہی اور راون مین حورین
بڑی بڑی آنکھین والیان جنکو حق تعالی نے نور سے پیدا کیا ہے گویا وہ یاقوت
و مرجان ہین نیچی نگاہون والیان کہ اپنے شوہرون کی سوا کسی طرف نہین دیکھتین
اور اونکے شوہرون سی پیشتر کسی جن و آدمی نے اونکو چھوا چھیڑا نہین اور جب وے اونکے
شوہر اونکی صحبتون سی فراغت پاوین گے بالفور وہ جیسی کی تیسی پاکیزہ ہوجائین گی
ایک ایک اونمین سے ستر ستر حلے رنگ رنگ کے پہنے ہی جو بال سی زیادہ ہلکے ہین اونکا
گوشت و استخوان ایسا شفاف ہی کہ پنڈلیونکی ہڈیون کا مغز صاف اوپر سی دکھائی دیتا ہی

اٹھائیسوان باب بہشت کے دروازون اور نہرون کے بیان مین

ابن عباس نے فرمایا ہی کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہین سونے کے جواہر سے جڑے ہوئے لا اله الا الله
محمد رسول الله لکھا ہی وہ پیغمبرون اور شہیدون کا اور سخیون کا دروازہ ہی اور دوسرا نمازیون کا
دروازہ ہی جو اچھی طرح وضو کرتے ہین اور اچھی طرح نماز ادا کرتے ہین اور تیسرا زکوۃ دینے والون کا
دروازہ ہی جو خوشی سے دیتے ہین اور چوتھا اون لوگون کا ہی جو خلق کو نیک کام سکھاتے ہین
اور بری کاموسی منع کرتے ہین اور پانچوان اون لوگون کا جو ظلم اور شہوت سی باز رہتے ہین
اور چھٹا حاجیونکا اور ساتوان جہادیونکا اور آٹھوان اون لوگونکا جو حرام سے آنکھین جھپا دیتے ہین
اور ماں باپ کے ساتھ اور ناتے والونکے ساتھ سلوک کرتے ہین اور بہشت سات ہین دَارُ الجِنَان
دَارُ السَّلَام جَنَّتُ المَاوٰی جَنَّتُ الخُلد جَنَّتُ النَّعِیم جَنَّتُ الفِردَوس جَنَّتُ العَدن تفسیر رحیمی مین لکھا ہی
کہ یہ ساتون رہنے کیواسطے ہین اور آٹھوان دیدار کیواسطے ہی جسکا نام علیون ہی اور بہشت مین
ایک اینٹ چاندی کی ہی اور ایک سونے کی اور گارا مشک و زعفران کا اور برج بنگلے ایک ایک
موتی کے ایک ایک زمرد کے ہین ساٹھ ساٹھ کوس لانبے اور اتنے ہی چوڑے اور اتنے ہی اونچے اور
کھڑکیان یاقوت کی ہین اور دروازے جواہر کے اور اونمین نہرین بہتیان ہین جنکی کناری جڑاو
مصفا بنے ہین ایک کا نام نہر الرحمۃ وہ سب بہشتونمین پہونچی ہی اور سنگریزے سونے کے ہین اوسکا

پانی برف سی سرد زیادہ اور شہد سی شیرین تر ہے اور ایک نہر کوثر ہے وہ خاص ہمارے
رسول اللہ کی نہر ہے اور جتنی آسمان مین تارے ہین اوتنے چاندی سونیکے کٹورے اوسمین ترتے ہین
اور ایک نہر کافور ہی ایک سلسبیل ہی ایک نہر رحیق مختوم اور اونکے سوا بہت سی نہرین ہین
اور فرمایا رسول اللہ نے کہ معراج کی رات مجھے سب بہشتین دکھائی گئین ہین نے اونمین چار نہرین
دیکھین ایک آب صاف کی ایک دودھ کی ایک شراب کی ایک شہد مصفا کی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَّاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی کہ مین نے جبرئیل ؑ سے کہا کہ یہ نہرین کہان سے آتی ہین
اور کہان کو جاتی ہین کہا حوض کوثر کو جاتی ہین لیکن ہین یہ نہین جانتا کہان سے آئی ہین
تم حقتعالی سے دعا کرو تو حال کھلے رسول اللہ فرماتے ہین مین نے دعا کی تب ایک فرشتے نے
آکر سلام کیا اور کہا یا محمد آنکھین موندو مینے آنکھین موندلین پھر جو کھولین تو ایسی جگہ مین تھا
جہان ایک قبہ در سفید کا بنا تھا اور اوسمین دو دروازے یاقوت کے تھے اور سرخ سونے کا
قفل دیا تھا اتنا بڑا اگر تمام عالم اوسپر بیٹھے تو ایسا معلوم ہو کہ پہاڑ پر چڑیا بیٹھی ہے پھر
اوس فرشتے کے حسب الاشارہ مین نے قفل کے پاس جاکر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا ترت
قفل کھل گیا مین قبے کے اندر گیا دیکھا اوسکے چار ستون پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا ہے اور
پانی کی نہر بسم کی میم سے جاری ہے اور دودھ کی نہر اللہ کی ہے سے اور شراب کی نہر رحمن کی میم سے
اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے بعد ازان حق تبارک و تعالی نے فرمایا کہ محمد تیری امتیون سے
جو کوئی مجھے ان نامون سے یاد کریگا اور دل سے خالصًا مخلصًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہیگا
اوسکو ان چارون نہرون سے سیراب کرونگا اور درخت طوبے کا بیان یہ ہے کہ جڑ اوسکی موتیکی
اور شاخین اوسکی زمرد کی اور پتے اوسکی سندس کے اور اوسمین ستر ہزار شاخین ہین
بہشت مین کوئی قبہ و حجرہ نہین جسمین اوسکی ایک شاخ سایہ فگن نہو جیسے سورج کہ اصل اوسکی
آسمان مین ہے اور نور اوسکا ہر درجہ و مکان مین اور حضرت علی ؓ سے منقول ہے کہ بہشت کے درخت
سونے چاندی کے ہونگے اور دنیا کے درختونکی جڑ نیچے ہوتی ہے پاؤن اوپر اور بہشت کے درخت
برخلاف اسکے ہونگے تاکہ میوہ لینے مین تکلیف نہو اور درختون پر چڑھنا نہ پڑے قولہ تعالی

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ یعنی میوی اونکے نزدیک ہین اور وہانکی زمین مین مٹی کی جگہ مشک و عنبر
و کافور ہی جب ٹھنڈی ہوا کی جھوکے سی پتے جھڑ جھڑاتے ہین ایسی سہانی ستھری صدا نکلتی ہی
جو کسی کان نی کبھی نہ سُنی ہوا ور حضرت علیؑ سے روایت ہی کہ رسول اللہ نی فرمایا بہشت مین
ایکدرخت ہی جسکے اعلی سے نفیس جلے نکلتے ہین اور اسفل سے گھوڑی پردیا زو والے
جن پر زرو یاقوت کی جڑی زین پوش پڑی ہین سوا اولیاء اللہ کو ملینگی کہ وہ سوار ہو کر
جنتونکا تماشا دیکھینگی کم درجے کے لوگ یہ دیکھکر کہینگی یارب کس چیز نی انھین اس
کرامت کو پہونچایا جواب سنینگی کہ تم سوتی تھے یہ نماز پڑھتی تھے تم کھانا کھاتی تھے یہ روزہ رکھتی تھی
تم کونے مین بیٹھی تھی یہ جہاد کو نکلتی تھے تم بخیلی کرتی تھی یہ مال خرچتے تھی اور بہشت مین نہ گرمی ہی
نہ جاڑا بلکہ ایک موسم ہی معتدل خوش آیندہ ہر دل اور نہ دھوپ نہ اندھیرا بلکہ حالت ہی
جیسے نور کا اثر کا لیکن نور ظہور چمک دمک صفائی ستھرائی مین اوس سے ہزار چند زیادہ قولہ تعالی
وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ رسول اللہ نی فرمایا کیا بتاؤن نمین تمھین وہ ساعت جو بہشت کی ساعتو نسی
بہت ہی مشابہ ہو وہ ساعت صبح کی سورج نکلنے سی پیشتر اوسکا سایہ دراز و قائم ہی اوسکی
راحت و آرام وسیع باسط ہی اوسکی برکت و لطافت کثیر و فراوان،

اونتیسوان باب حورون کے بیان مین

حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی نے حورونکا چہرہ چار رنگ سی بنایا ہی سپید و سبز و زرد و سرخ
اور پانوون اونکے زانو تک نفیس زعفران سی بنے ہین اور زانو سے سر تک کافور و مشک و عنبر
اور بال قرنفل سے یعنی اصل و سرشت اونکی اون چیزون سی ہے جیسی آدم کی اصل
و سرشت مٹی سے تھی اور شیطان کی آتش سی اور حورین ایسی معطر و مطیب ہین کہ اگر کوئی
اونمین سی دنیا مین تھوک دی تو تمام عالم مشک کی خوشبو سی بھر جائی اور ہر ایک کی سینے پر حقتعالی کا
نام اور اوسکے شوہر کا نام لکھا ہی اور ہر ایک کی ہاتھ مین دس دس کنگن زر و جواہر کی ہین
ابن عباسؓ سی روایت ہی کہ رسول اللہ نی فرمایا ہی بہشت مین ایک حور ہی کہ نام اوسکا لعبت ہے
اوسکو حقتعالی نے چار چیزون سی پیدا کیا ہے مشک و کافور و عنبر و زعفران اور اوسکی
مٹی کو آب حیات سی خمیر کیا ہی وہ اگر سمندر مین تھوک دے تو سارا دریا میٹھا ہو جائے

اوسکی گردن کے پاس لکھا ہی کہ جو مجھ سی عورت چاہی اوسے چاہیے کہ خداوند تعالی کی
طاعت و عبادت کری اور ابن مسعودؓ سی روایت ہی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جنت عدن کو
پیدا کیا اور جبرئیلؑ سی فرمایا کہ اوسکے گرد پھرو اور دیکھو ناگاہ ایک حور کسی محل سی نکلکر جبرئیلؑ کے
سامنو مسکرائی تمام جنت عدن اوسکے دانتونکی چمک سی روشن ہوگئی اور جبرئیل غش مین آکر
گر پڑی اور جانا کہ یہ خدا تعالی و تقدس کا نور ہی آواز آئی کہ ای امین اللہ سر اوٹھا اور اس سی کلام کر
حضرت جبرئیل نے آپکو سنبھالا اور اونسی کہا سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَكِ کیا پاک ہی کیا نرالا ہی
وہ جسنے تجھی پیدا کیا بولی یا امین اللہ تم جانتے ہو مجھے کسکے لیے پیدا کیا ہے کہا نہین
کہا مجھے اوسکو واسطے پیدا کیا ہے جو اللہ تعالی کی رضا اپنی ہوای نفس پر مقدم رکھے
اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہی مین نے بہشت مین ملائکہ کو دیکھا کہ محل و ایوان ملمع
بناتے ہین یعنی ایک چاندی کی اینٹ رکھتے ہین ایک سونے کی اور بناتے بناتے
پھر رہجاتے ہین اور بنانا موقوف کرتے ہین پھر بنانے لگتی ہین پھر رہجاتے ہین مین نے
اوسکا سبب پوچھا بولے جنکو واسطے یہ مکان بنتی ہین وہ جب حقتعالی کو یاد کرتے ہین
ہم مکان بنانے لگتی ہین اور جب وہ چپ رہجاتے ہین ہم بھی بنانا موقوف کرتے ہین

تیئسوان باب تتمہ ذکر بہشت مین

حدیث مین ہی کہ پل صراط کی اودھر کئی صحرا ہین تو تین بہت سی درخت ہین ور ہر درخت کی نیچے
دو چشمے جاری ہین ایک داہنے ایک بائین سو اہل ایمان جو پل صراط سی اوتر نگی اور آفتاب
کی گرمی سے تشنہ ہونگے اون چشمہ مین سی ایک کا پانی پئین گے جونہین وہ پانی سینے تک پہونچیگا
تمام خباثت اور ناپاکیان دل کی صاف کر ڈالیگا پھر جب شکم مین پہونچے گا خون اور
بول وغیرہ کو زائل کر دیگا اور اونکا ظاہر و باطن تب پاک صاف ہو جائیگا بعد ازان
دوسری چشمے مین نہائین گی سو اونکے منہ چودھوین رات کی چاند سی روشن تر ہو جائینگے اور اونکے
بدنونکی کھال حریر سی زیادہ ملائم ہو جائیگی اور اونکے اجسام مشک کی مانند خوشبودار
ہو جائین گی بعد ازان جنت کی دروازی پر پہونچکر دروازہ کھٹکھٹا وینگے وہانسے حورین
نکل آوینگی اور ہر ایک اپنے اپنے شوہر کے گلے سے لپٹ کر کہین گی کہ تو میرا محبوب ہی اور

مین تجہہ سی خوش ہون کبھی ناراض نہونگی اور اپنی خوابگاہ مین لیجائینگی وہان ستر تخت ہونگے نہایت طویل اور عریض ہر تخت پر ستر بچھیر کھٹ ہر بچھیر کھٹ پر ایک حسین و جمیل حور ستر حلے پہنے ہوئی اور باوجود اسکے لباس کے پردے سے ساق کا نور نمایان جیسے فانوس کی اوجھل شمع اور بہشت کی عورتونکے بال ایسے نورانی ہین کہ اگر ایک بال زمین مین گرے تو زمین چمک اوٹھے گویا ہر ایک بال سورج کی کرن ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بہشت سفید ہے چمکتی ہوئی اوسکے لوگ سوتے نہین نہ اوسمین آفتاب ہے نہ رات اور سات دیوارین اوسکے گرداگرد محیط ہین پہلی صرف چاندیکی دوسری ملمع چاندی اور سونیکی تیسری صرف سونیکی اسیطرح چوتھی پانچوین چھٹی دیوار زمرد جواہرات وغیرہ کی اور ساتوین دیوار ایک نور ہے تابندہ اور ہر ایک دیوار کے درمیان پانسو برس کے رستے کا فاصلہ ہے اور بہشتیونکے بدنمین بال نہونگے مگر سر کے بال اور بھوین اور پلکین اور مردونکی مونچھونمین قدرے سبزی ہوگی جیسے نوخط جوانونکے ہوتی ہے تا عورتونسے متمیز ہون اور حورونکی بدن ایسے شفاف ہونگے کہ اہل جنت اونکے منھہ اور سینے اور ساق مین اپنا منھہ دیکھہ لیا کرینگے اور ہر روز بہشتیونکے بدنمین قوت و جمال زیادہ ہوگا جیسے دنیامین ضعف اور پیری زیادہ ہوتی ہے یہانتک کہ ایک ایک مرد کو سو سو مرد کی قوت ہوگی کھانے مین بھی پینے مین بھی جماع مین بھی اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب ولی اللہ کا میوونکے تناول سے فراغت پاویگا کھانے کا مشتاق ہوگا تب ستر ہزار خادم ستر ہزار خوان در و یاقوت کے لیکر اوسکے سامنے جائینگے ہر ایک خوان مین ہزارون پیالے اور رکابین سونے کی چنی ہوئینگی کما قال اللہ تعالیٰ يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ اور ہر پیالے رکابی مین ستر ہزار رنگ کا کھانا ہوگا جو کسی دیگچی مین نہین پکا اور کسی باورچی نے اور کسی آتش نے اوسے نہین پکایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اونھین تر و تازہ جیسے اونکی خواہش تھی پیدا کیا ہے۔ ولی اللہ اوسکو کھاکر اپنے قبیلے کے ساتھہ اور جب وہ سیر ہونگے اونکو رنگ رنگ کے پرندے اونٹونکے برابر ہوا سے اوترینگے اور اونکے سامنے آکر کہنے لگینگے اور کہینگے ہمسے فلانے فلانے چشمے کا پانی پیا ہے اور فلانے فلانے بہشتی مرغزار مین ہم چرے ہین یہ سنکر ولی اللہ کا اون پرندونکا مشتاق ہوگا تب وہ خود بخود بھنکر خوانون مین لگ جائینگے اور

اور وہ خوش خوش تناول کریگا حدیث مین آیا ہے کہ بہشت کی لوگ میوہ اور کھانا جو پاینگی کھائینگی بعد ازان پسینے کی راہ اوسکا فضلہ نکل جائیگا اور پسینے مین مشک کی سی بو ہوگی مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ جنت کی تعریف مین اور نعمت اخروی کی توصیف مین ایک آیت اور ایک حدیث قدسی کفایت ہی یہ آیت ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ یعنی نہین جانتی کوئی جان کہ کیا چھپا یا گیا ہی اونکو واسطے آنکھونکی ٹھنڈک کی اور حدیث یہ ہی أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ یعنی مین نے اپنے بندون کیواسطے وہ کچھہ تیار کر رکھا ہے جو کسی کی آنکھہ نے نہین دیکھا اور کسی کان نے نہین سُنا اور کسی دلمین نہین گذرا اور سب سے افضل حق جل وعلا کا دیدار ہی نظر نا اللہ تعالی بالنظر الی وجہہ الکریم

تمام ہوئی کتاب دقائق الاخبار

اب مترجم عفا اللہ عنہ اپنی طرف سے چند مسائل ضروریہ بیان کرتا ہی مسئلہ قبرون کا زیارت کرنا جائز ہے ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ ﷺ کی قبرون پر گئے اور اہل قبور کیطرف منھہ کر کے کھڑے ہوے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ سو مناسب ہی کہ جب زیارت کو جاوی یہ الفاظ کہے اور بیہودہ کام کچھہ نکرے فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری مین ہی يُكْرَهُ عِنْدَ الْقَبْرِ كُلُّ مَا لَمْ يُعْهَدْ مِنَ السُّنَّةِ وَالْمَعْهُودُ مِنْهَا لَيْسَ إِلَّا زِيَارَتُهَا وَالدُّعَاءُ عِنْدَهَا قَائِمًا كَمَا كَانَ يَفْعَلُ رَسُولُ اللهِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْبَقِيعِ یعنی جو کچھہ سنت نبوی سے مقرر و معہود نہین سب قبر کے پاس مکروہ ہی اور معہود اور مقرر صرف اتنا ہی کہ زیارت کرے اور قبر کے پاس کھڑے ہوکر خدا تعالی سے مُردے کی مغفرت مانگے کیونکہ رسول اللہ بقیع مین جب جاتے تھے اسکے سوا کچھہ نکرتے تھے سو قبر کا چومنا اور اوسکے آگے جھُکنا اور بجانا گانا اور کھانا پینا سب مکروہ ہی چنانچہ شرح حصین العلم کتاب کشف الغطاء وغیرہ مین تصریح ان باتونکو منع کر دیا ہی اور تاج الدین سبکی نے فرمایا ہی کہ قبر کا ہاتھہ سے چھونا اور بوسہ دینا بدعت منکر ہے اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین لکھا ہی کہ مسح نکنند قبر را بدست و بوسہ ندہد آنرا

ومخفی نشود وروحی ہیچ جا کنند کہ این عادت نصاری ست و ملا علی قاری نے شرح مناسک میں
لکھا ہے کہ قبر کے آس پاس نہ پھرے کیونکہ طواف صرف کعبے کیواسطے ہے پس نبی و ولی کی
قبر کے گرد پھرنا حرام ہے انتہی اور بعضی روایتوں میں ماں باپ کی قبر چومنا اور صلحا کی قبر کے گرد
تین دفعہ تک پھرنا آیا ہے لیکن وہ روایتیں ضعیف ہیں اور فتوی ہمیشہ فقہا و محدثین کا اسکی
منع پر ہے اور صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ نے مرض موت میں فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ عَلَی الْیَہُوْدِ
وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا یہود و نصاری پر
حق تعالی نے پھٹکار بھیجی انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ڈرایا جاتا ہے انکے عمل
و صنعت سے یعنی اے مسلمانو تم انکے سے کام نہ کرنے لگنا سو اس وقت کے بیشتر جہلا
و ملا ایسے افعال کرتے ہیں اور علما کا کہنا ہرگز خیال میں نہیں لاتے ہداہم اللہ اور سیوطی نے
ابن جریر سے اور انہوں نے محمد ابراہیم سے روایت کی ہے کہ کہا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَاْتِیْ قُبُوْرَ الشُّھَدَاءِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ حَوْلٍ فَیَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ
یعنی رسول اللہ ہر سال کے سرے پر شہیدوں کی قبروں کی زیارت کو آتے تھے اور فرماتے تھے
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ آخر تک صحیح بخاری و مسلم میں ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے روایت ہے
کہ رسول اللہ نے فرمایا حلال نہیں مسلمان عورت کو کسی مردے پر غم کرنا تین شب سے زیادہ
مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن اسکو حداد کرنا واجب ہے یعنی زیب و زینت چھوڑ دینا اور
عطر اور سرمہ اور مسی اور پھولیل نہ لگانا لازم ہے اور مہندی لگانا اور سوہا کسم کا رنگا پہننا
اور زعفرانی پہننا بھی درست نہیں کذا فی الہدایہ اور اگر کچھ عذر ہو تو ریشمی پہننا مضایقہ نہیں
مطالب المومنین اور مشکوۃ کے ترجمے میں ہے کہ تین دن کے سوا تعزیت کرنا نہیں درست
اور تعزیت کے معنی صبر سکھانا ہے غمزدے کو اور جو کچھ کہ اس زمانے کے نادان لوگ رسمیں اور
تکلفات کرتے ہیں سب بدعت نامشروع ہے اور ترمذی نے عبداللہ بن جعفر سے
روایت کی ہے کہ جب جعفر کے شہید ہونے کی خبر پہونچی حضرت رسول اللہ نے لوگوں سے
فرمایا کہ جعفر کے لوگوں کے واسطے کھانا تیار کرو کیونکہ انپر ایسی چیز آئی ہے جس میں وہ
مشغول ہو رہے ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ قریبوں اور دوستوں کو مستحب ہے کہ

تیسرے دن کو کھانا بھیجیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ پہلے دن کھانا بھیجنا جائز ہی کیونکہ
وہ لوگ دفنانے اور کفنانے مین مشغول رہتی ہین اور دوسرے دن مکروہ ہی اگر نوحہ
کرنے والیان وہان جمع ہون کیونکہ یہ گناہ کی امداد ہے کذا فی المطالب المومنین
اور شیخ عبد الحق نے مشکوٰۃ کے ترجمے مین لکھا ہی کہ مُردے کے پیچھے سات دن تک
صدقہ دینا بہت اچھا ہی اور امام المحدثین مولانا عبد العزیز نی اپنی تفسیر مین لکھا ہی
کہ اوائل حال مین مُردے راہ تکا کرتے ہین کہ زندونسے کسیطرح کی مدد اونکو پہونچے
جسطرح ڈوبنے والا فریاد رسونکا منتظر رہتا ہی اور صدقہ اور دعائین اور فاتحہ اوسوقت مین
بہت کام آتا ہی اسی سبب سے بنی آدم ایکسال تک خصوصًا ایک چلے تک بعد موت کے
اسیطرح کی امداد مین کوشش کرتے ہین اور مُردے کی روح بھی اوائل حال مین خواب
عالم مثال مین زندونسے ملاقات کرتی ہی اور اپنا حال کہتی ہی انتہی یہانسے معلوم ہوتا ہی
اوائل مین دعا اور صدقے سے مُردے کو مدد پہونچانا بہتر ہے ولیکن چالیسے چھماہی برسی کا
روز مقرر کرنا صحابہ و تابعین کے زمانے مین نہ تھا کتاب جامع البرکات در کشف الغطاء
مین ہی کہ آنچہ بعد سالی یا ششماہی یا چہلم روز دین دیار طعامی پزند و بخشش کنند چیزی
داخل اعتنا نیست بہتر آنست کہ بخوف نام خلقیہ صدقہ تصدق کرنا طعام کا اور ثواب اوسکا مردے کو
پہونچانا جائز بلکہ واجب ہی لیکن اوسکے واسطے روز مقرر کرنا کہ خاص اوسی دن ثواب پہونچیگا
اور دن نہ پہونچیگا خطا ہی کذا فی مأتہ مسائل شمس المحدثین محمد اسحٰق الدہلوی حماہ اللہ الاہ کو
سلمہ اللہ تعالی اور اس مقدمے مین مولوی اسمعیل و مولوی رشید الدین خان سے خوب
بحثین ہوئی ہین اور ظاہر احق یہ ہی کہ اگر کسی مصلحت کیواسطے کوئی شخص روز صدقہ دینے کیواسطے
معین کرے تو مضایقہ نہین مگر یہ جاننا کہ ثواب خاص اوسیدن پہونچیگا اور دن نہ پہونچیگا
ممنوع ونا مشروع ہی اور جاننا چاہیے کہ چہلم وغیرہ کی کھانا بانٹنے سے اگر ناموری یا بھائیونکی
ضیافت کا بدلا دینا مقصود ہی تو مردے کو ثواب خاک بھی نہ پہونچیگا اور اگر مردے کو
ثواب پہونچانا مطلوب ہی تو وہ کھانا صدقہ کا ہی تو انگر کو کھانا نہین اچھا قولہ تعالی
اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ یعنے نہین صدقے مگر فقیرون کے واسطے اور مشہور ہی

کہ طَعَامُ الْمَیِّتِ یُمِیْتُ الْقَلْبَ یعنی مردے کا کھانا دلکو مردہ کرتا ہے اور اسصورت مین
بانٹنے والے کو چاہیے کہ وہ کھانا برادری کے توانگرونکو نہ دے بلکہ مفلسون فقیرونکو
بانٹے برادری کے ہون یا غیر تا مقصد اوسکا کہ ثواب پہونچانا مردے کو ہے حاصل ہووے
اور قاضی عبدالکریم بریلوی قدس سرہ کہ ہمارے زمانے کے ولی تھے اپنے رسالونمین لکھ گئے
کہ تیجے مین جو رسمین کہ ہندمین ہوتی ہین جیسے فرش فروش خوشبویات وغیرہ شبہات ہین
اور تین دن تک غمزدے کے گھر کا کھانا کھانا اور اوس سے ضیافت لینا مکروہ ہے
لِاَنَّ اتِّخَاذَ الضِّیَافَۃِ عِنْدَ السُّرُوْرِ لَا عِنْدَ الشُّرُوْرِ کَذَا فِی الْخِزَانَۃِ مسئلہ حقتعالی سے
اسیطرح دعا مانگنا کہ الٰہی بحرمت نبی یا ولی کے میری حاجت روا کر روا ہے ملا علی قاری نے
قواعد الایمان مین لکھا ہے کہ اگر بحرمت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوید شاید چہ در دعای
استفتاح بِحُرْمَۃِ الشَّہْرِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْعِظَامِ وَقَبْرِ نَبِیِّکَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ماثور ومرویست
اور حصن حصین مین صحیح بخاری وغیرہ سے منقول ہے کہ دعا مین توسل بانبیا صلحا جایز ومستحب ہے
اور فتاوی سراجیہ مین ہے کہ دعا مین بحق فلان کہنا ابو الفضل کرمانی رح نے مکروہ لکھا ہے
اسواسطے کہ حقتعالی پر کسی مخلوق کا حق نہین ولیکن روایات وآثار سے اسکا جواز معلوم
ہوتا ہے انتہی راقم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ اگلے زمانے مین معتزلہ کا بہت غلبہ تھا اسواسطے
کرمانی وغیرہ نے بحق کہنا مکروہ لکھا ہے تا بخوبی ثابت ہو کہ اللہ تعالی پر کچھ واجب نہین اور
کسیکا حق نہین کہ وہ مالک و مختار ہے جو چاہے کرے پس منع کرنا اس لفظ کا احتیاطاً تھا والا
اوسکے جواز مین شبہہ نہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور شیخ عبد الحق
دہلوی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب مین لکھا ہے کہ جب حضرت علی کی مان نے وفات پائی
رسول اللہ نے فرمایا اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَہَا بِحَقِّیْ وَحَقِّ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ
مسئلہ مدد چاہنا نبی و ولی سے اسطرح پر روا ہے کہ اوسکی قبر کے پاس جا کر یا آواز بلند
کہے کہ اے بندے خدا کے اے ولی اللہ کے میرے واسطے حقتعالی سے دعا کر اور جانے کہ اسکا کام
صرف دعا کرنا ہے دینا نہ دینا حقتعالی کے اختیار مین ہے لیکن عوام کو اوس سے بھی منع کرنا چاہیے
خصوصاً اس زمانے مین کیونکہ اندنون اس امر مین یہانتک غلو و افراط کرتے ہین کہ بیشک

مشرک وعابد الصنم بن جاتی ہین او رمولوی محمد اسمٰعیل وعبد الحی ومحمد اسحٰق وغیرہم نے خوب ہی جہاں کو گوشمال دی ہے اون لوگون کے رسالے جو رقونکو اور مداریون اور سلاریون پیر پرستونکو سُنانا ضرور ہے اگرچہ اون مین بعضی باتین زیادہ ہین اور شاید کہ عمل اونکا اس مثل پر ہے بہر کش بگیر تا بہ بیماری راضی شود اور شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ اکثر فقہا غیر نبی یا غیر انبیا سے مدد چاہنا روا نہین جانتے ولیکن بعض فقہا اور جمہور صوفیہ اسے ثابت و موثر جانتے ہین اور شیخ الاسلام کے کشف الغطا مین ہے کہ غیر نبی یا غیر انبیا کی قبر سے مدد چاہنا مختلف فیہ ہے ظاہرا جو فقہا مردیکو سماع ثابت کرتے ہین استمداد جانتے ہین اور جو کہتے ہین کہ مردہ نہین سنتا وہ استمداد سے منکر ہین اور دونون روایتون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سلف کے علما انبیا کی قبر سے مدد چاہنا جائز جانتے تھے اختلاف صرف اولیا کی قبور مین تھا اور شیخ عبد الحق نے اپنی اکثر تصنیفات مین نبی اور ولی سے مدد چاہنا جائز لکھا ہے ولیکن جہال کے اقوال وافعال کو حرام وممنوع لکھا ہے اور قاضی عبد الکریم کا بھی یہی مذہب تھا اور مولانا عبد العزیز نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ بعض از خواص اولیا آلہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند واویسیان تحصیل کمالات باطنی ازآنہا مینمایند وارباب حاجات حل مشکلات خود ازانہامی طلبند ومی یابند وزبان حال آنہا مترنم باین مقال ست ع من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ۔ ولیکن سلاریہ مداریہ وغیرہ گور پرستونکو اونھون نے بھی مشرکین سے لکھا ہے پر اوسطرح کی استمداد جو بعض علمانے جائز رکھی ہے کسیطرح شرک نہین ہوسکتی اور جو اوسکے شرک ہونے کا دعوی کرتا ہے وہ غلو وافراط پر ہے

ومن الادلۃ المبین قولہ تعالی وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ وقول عائشہ کانا دفن عمر فواللہ ما دخلت الا وانا مشدود علی ثوبی حیاء من عمر رواہ احمد قولہ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون رواہ السیوطی فی شرح الصدور قولہ من اراد عونا فلیقل اعینونی یا عباد الصالحین رواہ فی الحصن الحصین ومنہا قصۃ وابن جلاد وقصۃ ابن المنکدر رواہما الشیخ عبد الحق فی جذب القلوب اور دارمی نے ابن جوزی سے روایت کی ہے کہ مدینہ مین جب قحط پڑا حضرت عائشہ نے

لوگون نے کہا اُنظُرُوا اِلیٰ قَبرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاجعَلُوا فِیہِ کُوًی اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی
لَا یَکُونَ بَینَہُ وَبَینَ السَّمَاءِ سَقفٌ سو لوگون نے ایسا ہی کیا اور خوب پانی برسا
اور امام شافعیؒ نے کہا ہی کہ قبر موسی کاظمؒ کی اجابت دعا کیواسطے تریاق مجرب ہی ذکرہ الشیخ
عبدالحقؒ اور احیاء العلوم مین ہی کہ جس سے زندگی مین دعا منگوا سکتے ہین اوس سے بعد مرگ بھی
منگوا سکتے ہین اور اس جگہ کلام کو بہت سی جگہ ہے مگر مطلوب اختصار ہی اور مشکوۃ مین ہی
کہ جب یزید کے لشکر نے مدینے پر ہجوم کیا تھا اور صحابیون نے بسبب خوف کی رسول اللہ کی
مسجد مین جانا اور اذان دینا موقوف کر دیا تھا رسول اللہ کے مرقد مبارک سی
ہر نماز کیوقت ہمہمے کی آواز سنی جاتی تھی اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ زندگی مین
جیسا مجھی علم تھا ویسا ہی بعد موت کے بھی رہیگا ذکرہ الشیخ عبدالحقؒ المحدث وغیرہ اور
ابو بکر بن ابی شیبہ کی تصنیف مین علی بن حسین بن علیؓ سے یعنی امام زین العابدینؓ سے منقول ہی
کہ اونھون نے ایک شخص کو دیکھا کہ رسول اللہ کی قبر کے پاس جو سوراخ تھا اوسمین
داخل ہو کر دعا کرتا تھا سو آپ نے اوسے بلا کر فرمایا کہ مین نے اپنے باپ سے اونھون نے
اپنے باپ سے اونھون نے رسول اللہ صلعم سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے لَا تَتَّخِذُوا قَبرِی عِیدًا
وَلَا بُیُوتَکُم قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُم وَتَسلِیمَکُم یَبلُغُنِی حَیثُمَا کُنتُم یعنی میری قبر کو
عید نہ بناؤ اور اپنے گھرونکو قبرین نہ بناؤ اور مجھپر درود بھیجو کیونکہ تمھارا درود و سلام
مجھے پہونچتا ہی تم کہین ہو اس حدیث کی یہ معنی بھی ہو سکتے ہین کہ قبر ماتم کی جگہ ہے اوسپر جاکر
عید کی سی خوشی نکرو اور اپنے گھرونمین مردون کی مانند بے ذکر اللہ تعالی کی نہ ہو لیکن
ظاہر تر یہ معنی ہین کہ میری قبر پر عید کا سا اجتماع نکرو اور میلا نہ لگاؤ اور اپنے گھرون مین
قبرین نہ بناؤ اور اس تقریر پر ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قبر کے پاس جاکر بھی دعا کرنا
اچھا نہین اگرچہ دعا خدا ہے تعالی ہی سے مانگو اور اوس مقبور کو صرف وسیلہ جانو کیونکہ
یہ بات اگرچہ فی الجملہ جائز ہے لیکن آئین بدعتون کا دروازہ کھلتا ہی کہ صلحا کی قبرون پر
عید کا سا اجتماع کرنے لگے ہین کا دُوا یکُونُونَ عَلَیہِ لِبَدًا یعنی اس گمان سے کہ ہماری حاجت برآویگی
نادانون کا ٹھٹھہ لگ جاتا ہی اور بہتیرے جانتے لگے ہین کہ یہ بالاستقلال متصرف ہے

اور خلق کو فیض پہونچا سکتا ہے حالانکہ یہ بات صاف شرک جلی ہے خواہ مُردے پر اعتقاد
کرے خواہ زندے پر وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا وانہ لما قام عبد اللہ
یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا یعنی مسجدیں خدا تعالیٰ کے واسطے ہیں سو نہ پکارو شریک اس کے
کسیکو اور جب خدا کا بندہ کہ پیغمبر ہے کھڑا ہو کر خدا کو پکارتا ہے لوگ اوس پر ٹھٹھہ ہو جاتے ہیں
اس گمان سے کہ شاید یہی مالک و مختار ہیں جو چاہیں اس سے مانگ لیویں حالانکہ یہ گمان
محض باطل ہے کیا تو نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے کہ کہہ دے اے محمد کہ میں
اپنی جان کے نفع و نقصان کا مالک نہیں کہ قل لا املک لنفسی الآیۃ اور شیخ
عبد الحق دہلوی نے مشکوٰۃ کے ترجمہ میں کہا لکھا ہے کہ پیغمبر کی دعائیں قبول ہوتی ہیں
سو اوکی بھی قبول نہیں ہوئیں اسی سو رسول اللہ صلعم نے ابن عباس سے فرمایا
اذا سألت فاسأل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ یعنے اگر تو سوال کیا چاہے
تو اللہ ہی سے کر اور اگر مدد ڈھونڈا چاہے تو اللہ ہی سے ڈھونڈ اور کسی سے کچھ
نہیں ہوتا ع کہ عاجز نیست از صنعش ہر چہ ہست + ظاہر مراد یہ ہے کہ جو کام خاص خدا کے
خاص ہیں اونکو دوسرے سے مدد مانگنا نہیں درست جیسے مارنا جلانا روزی اور اولاد کا دینا
وغیر ذلک اور اگر بالکل سوال و استعانت غیر سے منع ہو تو بزرگوں سے دعا منگوانا
اور رفو کروانیکا ہو نہیں مدد دینا بھی منع ہو جاوے حالانکہ یہ منع نہیں پھر فرمایا کہ
رفعت الاقلام وجفت الصحف یعنی جو کچھ ہونا تھا سو پہلے سے لکھ لیا گیا اب کسیکی
سعی سے کیا ہوتا ہے اوٹھائے گئے قلم اور سوکھ گئے ورق فلو جھد الصباد ان ینفعوک بما لم
یکتبہ اللہ عز وجل لک لم یقدروا علیہ یعنی اگر سارا عالم بھی چاہے اوسکو تجھے نفع پہونچایا چاہے
تو کچھ بھی نہ ہو اور کیا خوب اشعار ہیں کتاب الفرج بعد الشدۃ میں قطعہ خدای عز وجل گر ترا
نکوئی خواستہ ہمہ پاک باشد اگر جملہ خلق بدخواہ اند + وگر جانکہ بدی خواست جملہ عالم + ازانکہ نیک
رسانند دست کوتاہ اند + ہمہ بقبضہ تقدیر ایزد اند اسیر + اگر کمینہ غلام ضعیف وگر شاہ اند
اگر جہان اگر وہ سے مہربان تو سب ہیں مہربان اگر وہی تدبوی تو کیا دیوی سلیمان
پکار کر فرمایا ہے قرآن میں لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن یعنے بے مرضی اوسکے

کوئی کسیکی سفارش نکر سکیگا فرشتہ ہو کہ انسان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی ہے کہ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ یعنی بار خدایا میری قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش کیجاوے یہاں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہلاے امت سے شرک کا بہت خوف تھا اس سبب سے دعا مانگی کہ اللہ تعالی میری قبر کو بچاوے اور امت کی قبرون کیواسطے یہ دعا مانگی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپکو کشف سے معلوم ہوا ہوگا کہ یہ فتنہ ضرور شدنی ہے اور خواجہ بہاء الدین نقشبند کیوقت مین بھی استمداد مین لوگ افراط کرتے تھے اس سبب سے اکثر حضرت یہ بیت پڑھا کرتے تھے بیت تو تا کے گور مُردان را پرستی ٭ بگرد کار مردان گرد رستی ٭ چنانچہ مشائخ نقشبندیہ کی کتابون مین مسطور ہے مسئلہ جو شخص جانے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا اور کسی نبی کو علم غیب تھا کافر ہو جاوے وَفِي شَرْحِ فِقْهِ الْأَكْبَرِ لِمُلَّا عَلِيٍّ الْقَارِيِّ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَا يَعْلَمُونَ الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا مَا أَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى أَحْيَانًا وَذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيحًا بِالتَّكْفِيرِ بِاعْتِقَادِ أَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ اور صحیح بخاری ومشکوٰۃ مین ہے کہ انصار کی چھوکریان شادی مین دف بجا بجا کر گاتی تھین سو ان مین ایک کہنے لگی ع وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ ٭ یعنی ہمارے درمیان ایسا نبی ہے کہ کل کی ہونے والی بات جانتا ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہہ خداے جل وعلا ہمکو اور سب مسلمانون کو شرک سے بچاوے کیونکہ یہ نہین معاف ہوتا اور اسکے سوا سب معاف ہو جاتا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ شَيْئًا وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

خاتمۃ الطبع

فضل الٰہی اور کرم رسالت پناہی سے یہ کتاب مستطاب موسوم بہ صبح کا ستارہ ماہ اگست ۱۸۵۸ عیسوی کو مطبع فیض مرجع منشی نولکشور صاحب واقع شہر کانپور مین مطبوع ہوئی

رسالۂ موضح الکبائر والبدعات الرسوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر اوس خداوند کو لائق ہی جسنے ہمکو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور ہماری ہدایت کیواسطے یعنی ٹیڑھی راہ سے سیدھی راہ کیطرف بلانے اور دوزخ سے بچا کر بہشت میں لیجانے اور حلال و حرام بتلا دینے کو لیے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محبوب کو جن اور انس کیطرف بھیجا اور قرآن شریف کو اونکے اوپر نازل کیا اور اونکو خاتم الانبیا بنایا اور سب پیغمبروں مین اونھین سردار کیا اور سب سے بڑا مرتبہ اونکو دیا اور اونپر اونکو بزرگی اور بڑائی بخشی اور اونکا نام قیامت تک جاری رکھا اور نام اونکا اپنے نام کے ساتھہ ملایا شفاعت کا مرتبہ بخشا معجزے بے انتہا عنایت کیے اونھون نے امورات شرعی ہمکو سکھائے یعنے کلمہ نماز روزہ حج زکوۃ درود تسبیح تکبیر تحمید تہلیل تلاوت خیر خیرات اور کھانے پہننے سونے بیٹھنے اور کام کرنیکے طریقے بتائے اور موت حیات کے سیکھنے سکھانے وغیرہ کے احکام بتائے اور تقوی پرہیزگاری اخلاق اتفاق محبت آپس کی موافقت کی باتین اور جو اوسکے مانند ہین ان سبکے کرنیکا حکم کیا اور بُری کاموں سے منع فرمایا جسکی تفصیل عام و خاص مومنین کو سمجھنے کیواسطے اس کتاب مین لکھی جاتی ہے باقی اسی پر اور باتونکو قیاس کرکے اپنے تئین بچاوین کہ اللہ و رسول کے سامنے قیامت کے دن ذلیل اور شرمندہ نہووین جن باتونکا بالفعل اس ملک ہندوستان مین زیادہ رواج ہوگیا ہے اونکو بھی نام بنام لکھدیا کہ مسلمان اسکو سمجھہ بوجھہ کر ان کامونکے گرد نجاوین اور باپ دادونکی چلن سمجھکر اونکی ریس نکرین کہ اللہ تعالی کے پاس ہر آدمی کو اپنے کام کا علیحدہ علیحدہ جواب دینا ہوگا اوسوقت باپ دادے پیر اوستاد جو ان باتون کے کرنے سے نہین روکتے ہین یا آپ وے کرتے ہین کچھہ کام نہ آوین گے اے بھائی مسلمانو آخر مرنا ہے اور اللہ کو منھہ دکھانا ہے ابھی ہوشیار ہو جاؤ بُری کامون سے اپنے تئین بچاؤ دنیا چند روزہ ہے پچھتاؤگے پھر کچھہ کام نہ آویگا سیدھے جہنم کو چلے جاؤگے

بُرے کامون کی تفصیل یہ ہے

شرک کرنا یعنے اللہ صاحب کی سی قدرت اور علم دوسرے مین سمجھنا اور اوسکی تعظیم کے کام دوسرے

کیواسطے کرنا یا اوسکے سوا اور کی نذر اور منت کسی مطلب کے لیے ماننا اوسکے سوا اور کو مشکل کیوقت
پکارنا دہائی دینی یا اور اوس سے مدد چاہنی یا اور کسیکو ہر وقت حاضر و ناظر دیکھنے والا سننے والا جاننا ناحق کسیکو
مار ڈالنا نشے کی چیز شراب تاڑی گانجا بھانگ پوست افیون مدک چرس وغیرہ تھوڑا یا بہت پینا یا پلانا
کھانا یا کھلانا بغیر نکاح سوای اپنی لونڈی کی دوسری عورت کی پاس جانا مرد یا عورت کی ساتھ لواطت کرنا
یعنی نجاست کی جگہ دخول کرنا نیک عورتکو جو دوسرے نکاح مین آئی ہو زنا کی تہمت دینی کافرون سے
مقابلہ مین دو چند مسلمانون سے زیادہ نہون بھاگ جانا جادو کرنا اور کروانا ماں باپ کی اور کسیکا مال
ناحق کھانا ماں باپ مسلمان کو بے سبب کہہ دینا حرم مکے کی درمیان جن باتون سے منع ہوا ہے اون
کامونکو کرنا سود لینا چوری کرنی سور کا گوشت کھانا جھوٹی گواہی دینی بلا عذر گواہی چھپانا
رمضان کا روزہ بے عذر شرعی کے نہ رکھنا نماز نہ پڑھنی نماز کو بیوقت پڑھنا مال کی زکوۃ نہ دینی حج کی
شرائط موجود ہو تو ادا نکرنا جھوٹی قسم کھانی اپنے ناتے کے رشتے کو توڑنا تولنے اور ناپنے مین لینے دینے کیوقت
کم و زیادہ کرنا مسلمانونکے ساتھ ناحق لڑائی کرنی اللہ اور رسول اور آل و اصحاب و ازواج رسول کو
گالی دینی یا حقیر جاننا یا لعنت کرنی یا برا کہنا رشوت لینی مسلمانونکی چغلی حاکم سے کرنا باوجود قدرت کے
امر معروف و نہی منکر سے باز رہنا بے ضرورت شرعی جھوٹھ بولنا مقدور رکھتے وعدہ کو وفا نکرنا
قرآن کو یاد کرکے بھول جانا جاندار کو آگ مین جلانا عورت کو اپنے خاوند کی بے حکمی کرنا مرد کو اپنی
عورت پر ظلم کرنا عورت اور مرد کے درمیان لڑائی اور جدائی ڈالنی عالم و فاضل کی جھٹائی کرنی مگر
عالم اوسی کو جانئے جسنے اللہ اور رسول کو جانا اور بوجھنے کیواسطے علم حاصل کیا ہو اور اوسکو اور
مسلمانونکو اوسکے علم سے فائدہ پہونچتا ہو وہ عالم نہین جو دنیا کی کمانیکے واسطے کتابین پڑھے
اور رات دن دنیا کی فکر مین لگا رہے اور دین کا علم دوسرونکو نہ سکھاوے نہ پڑھاوے اللہ تعالی کی
بخشش سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہو جانا جوا کھیلنا اللہ کے سوا دوسرے کے
نام پر جانور ذبح کرنا اللہ کے سوا دوسرے کے نزدیکی حاصل کرنیکو یا اوسکی تعظیم کی راہ سے عبادت
جانکر جانور ذبح کرنا تکبر کرنا اور دل سے اپنے تئین اچھا جاننا مکر و فریب دغابازی کرنی پرایا مال لینا
لاڑھیاپن کرنا کافرون اور فاسقون اور بدعتیونکو دوست سمجھنا حسد و بغض کینہ رکھنا شرع کے
حکمونکو جیسا نماز روزہ وغیرہ مکروہ جاننا اور اونسے بیزار رہنا حلال چیزونکو حرام جاننا حرام چیزونکو

اپنے

حلال سمجھنا دین کی کامونمین عیب لگانا خلل ڈالنا دین کی فرائض اور واجبات کو کسی سی چھپانا
امانت مین خیانت کرنی محارم سی نکاح کرنا مسجدونکو خراب کرنا بی طہارت نماز پڑھنی ٹخنا پاکرنا کافرون
اور بدعتیون اور فاسقونکی بخوف فتنہ تعظیم کرنی توقیر و خوشامد کرنی بغیر علم فتوی دینا بدون مہلت
طبابت کرنی اپنی عقل سی قرآن شریف کی تفسیر کہنی سیدونکی اہانت کرنی پیٹھہ پیچھے کسیکو
بد کہنا یا روبرو عیب لگانا مسلمان پر گمان بد لیجانا اللہ کی سواے اور کسی چیز کی قسم کھانی
قرآن خوانی کی مجلس مین اور کام مین مشغول رہنا کسی کا گلہ شکوہ بیوجہ کرنا یا سننا یا نجومیون پر اعتقاد
کرنا علم غیب کی اعتقاد سواے اللہ کو دوسریسے رکھنا نبیون فرشتون اللہ کی کتابون بہشت
دوزخ میزان پل صراط اور عذاب قبر اور جن باتونکی اللہ اور رسول نے خبر دی ہی قیامت کی حال
اونمین کسی چیز سے منکر ہونا حدیث یعنی پیغمبر خدا کی فرمانے کو اور اجماع امت اور قیاس کو نجاننا
اور اوسکے حکمونسے منکر ہونا داڑھی مونڈانی اور مونچھین بڑھانی سونے روپے کے باسن مین
کھانا پینا سونے روپے کا زیور ریشمین کپڑا زریکا جوتہ زینت کیواسطے مرد کو پہننا ہاتھہ
پانو مین رنگ اور دانتون مین مسّی مرد کو لگانا ڈھولک طنبورا ستار دوتارا سرنڈا کرنای
سارنگی بجانا یا قصداً سننا اونکے بجانیوالے کو کچھہ دینا ناچ دیکھنا ناچنے والی کو کچھہ دینا بجانیوالی
اور ناچنےوالے کی تعریف کرنی شطرنج چوسر گنجفہ نرد گوٹی بھوج بازی آتشبازی کھیلنا اسمین اچھے
وقت کو ضائع کرنا حرام چیز پر بسم اللہ کہنی جھوٹی بات پر اللہ کو گواہ ماننا کافرون کو دین کی برائی
کرنا اور اونکی رسمونکی موافق کچھہ کام کرنا اور اونکی پوجا کی چیز کھانی کسی پیر پیغمبر امام شہید بھوت پلید
پری کی نام کی چوٹی رکھنی سیتلا یا اور کسی مرض کی پوجا کرنی لونڈی غلام کو حقیر جاننا اونکی مقدور سے
اونسے زیادہ کام لینا اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو مسلمان کو لازم ہی کہ آپ بھی اوسمین اونکا
شریک ہووی بیعزتی سی کسی کا نام لیکر پکارنا اور اپنے دلکو بُری اندیشی مین کھنا رات دن اچھے کھانے پینے کی
فکر مین رہنا مقدور رہتے ماں باپ اور حقداروںکی خدمت نکرنی استاد پیر اپنے بڑونسی بےادبی
کرنی بہانہ کرکے شرعی احکامون سی جیسا نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ سے باز رہنا اللہ کی
دی ہوئی نعمت مین بخل کرنا حیض و نفاس کی حالت مین عورت کی پاس جانا عورت کو نامحرم
کی سامنے ہونی دینا خلاف شرع باتون مین جورو کی تابعداری کرنی بے ضرورت

جورو کو ادھر ادھر جانیکی رخصت دینا مقدور رہتے جورو لڑکے کو کھانے پینے کی تکلیف دینی
بیگانی عورت پر نظر بد رکھنی جوروؤن مین برابری نرکھنی جورو لڑکے کی خاطر سے برخلاف حکم
خدا و رسول کے کام کرنا جورو کو اپنے خاوند سے نافرمانی کرنی خاوند کے بلانی پر عورت کو حاضر
نہونا ہر بات مین اوسکی ناشکری کرنی اوسکی دی ہوئی چیز کو اپنے سی ناچیز سمجھنا بے اجازت
خاوند کی سوای مان باپ کی دوسریکے گھر جانا اور بے حکم اوسکے کسی نامحرم کے روبرو ہونا
خاوند کے مقدور سی کھانے پینے مین زیادہ طلبی کرنی ہر بات مین اوسکے دل کو رنج مین
ڈالنا اوسکے مال کی حفاظت نکرنی عورتونکو سر منڈانا عورتونکو مرد کیصورت بنانا مرد کو
عورت کیصورت بنانا خلاف شرع کے کسی قبر کی زیارت کرنی یا اسواسطے سفر کرنا
عورت کو عورت سے مساحقہ کرنا یعنی چپٹی لڑانی کھانے کو برا کہنا کسیکے گھر مین بے اجازت
گھس جانا باوجود قدرت کی نصیحت کو ترک کرنا لوگون کو دکھانے کو عبادت کرنی اپنی عبادت
وتقوی پر گھمنڈ کرنا گرانی کی نیت سی غلہ بند رکھنا بردہ فروشی کرنی تالاب عیدگاہ قبر کے
واسطے جانور ذبح کرنا قبر کو سجدہ یا طواف کرنا جاندار کی تصویر بنانی یا اوسکو اپنے
گھر مین رکھنا حرام کے روپیونسے مسجد عیدگاہ یا کوئی مکان عزت کا بنانا جس قبر مین لاش نہو
اوسکو سلام زیارت کرنا تعزیہ بنانا مرثیہ خوانی کرنی کسیکے غم مین گریبان پھاڑنا یا چھاتی کو
پیٹنا یا چلاکر رونا یا غمی کا کپڑا ٹھہراکر پہننا کسیکے نام کی بدہی ڈالنی ناک کا چھیدنا اور ناک
کان کی چھیدنے کو بہتر جاننا الا لڑکیونکو کان چھیدنے مین مضایقہ نہین شب برات مین گھڑا
بھرنا چراغان کرنا قبرونپر روشنی کرنی کھیر کھلانی سالگرہ اطفال کی کرنی مجلس بسم اللہ
لڑکون کی کرنی بڑی دھوم دھام سی واجب جان کی بیڑا نکالنا اور بہت رسمین جو کافرون کی
مسلمانون نے سیکھی ہین کرنی جیسے سہرا منڈھا گانٹھہ لگن باندھنا رتجگا کندوری چوتھی
مُردیکا سوم دسوان چالیسوان چھہ ماہی برسی کرنی روح نکالنی باونی سنکرات
روٹی میٹھا ہولی دوالی دتیا جتیا کرنا مردے کی سرہانی چراغ جلانا اوسے گھاس پر
لٹانا مرنیکے سبب ہانڈی باسن آگ پھینکنا دھونا سر مین گلے مین سیندور لگانا غلی کو ہتھیار کو
کھانی کو زمین کو سلام کرنا قبر پر گھر بنانا قبر پکی کرنی چونا لگانا قبر پر کپڑا اوڑھانا حال سال کو

پوجا کرنا ست پیر کی پوتھی سننی غازی و مدار کا جھنڈا نکالنا لال بی بی اور بی بی کھٹری سب بے
آسمان بی بی کا روزہ رکھنا اور سولہ پہر کا روزہ مشکلکشا کے نام پر رکھنا منت ماننا
لال پری سبز پری شیخ سدو زین خان دریا خان کے نام کا بکرا کرنا یا اونکی نام پر فاتحہ دینا
اور اون سے اعتقاد رکھنا کہ یہ سب فی الحقیقت جن ہین یا شیطانون نے لوگونکی بہکانے
کیواسطے ایسے نام اپنے رکھہ لیے ہین یہ سب نذر نیاز اونکو پہونچتی ہے گائے گوبر کو چاول
دوب پکڑ ٹیکا دینا شگون اور فال پر اعتقاد کرنا ٹخنو سے نیچے پائجامہ یا دامن لٹکانا اپنا ستر
دوسرونکو دکھانا اورونکا ستر دیکھنا جنیوا اور کردھنی باندھنی پانی کی جس بدھنی سے استنجا کیا اوس سے وضو
کرنیکو حرام جاننا یا تہبند لنگوٹ مارنا ناپاکی کی حالت مین مسجد مین جانا اور ایسی حالت مین اور بے وضو
مصحف کو چھونا نماز پڑھنی یا طواف کعبہ کرنا بدن مین گودنا گودانا عورت کو سر کے بال چھنٹ یا چٹلا ڈالنا
اور مرد عورتکو پٹہ بہری زلف رکھنا عورتکو باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے پہننا امام سے پہلے کوئی
حرکت نماز مین کرنی نشے کی چیز سے کمائی کرنی مشرکہ سے نکاح کرنا عورت سے نکاح کرکے اوسکو زنا کی
رخصت دینی یا اوس پر راضی ہونا جانورون سے وطی کرنا مٹھ مارنا عدت کی درمیان مین مسلمان ہجرت مین
توقف کرنا آزاد مرد یا عورتکو مول لینا یا بیچنا جمعے کیوقت خرید و فروخت کرنا جمعے اور جماعت کو
ہوسکتے ترک کرنا اللہ کی حدود مین درگذر یا سفارش کرنی جان بوجھ کر قرآن مین غلطی پڑھنی
جاندار کی تصویر کھلونا بنانا یا مول لینا سلام کا جواب نہ دینا اپنی خوشی سے زہر کھانا یا ڈوب
مرنا یا ہمسائے کو دکھہ دینا دعا کیوقت آسمان کیطرف دیکھنا کفار سے لباس اور صورتمین
مشابہت پیدا کرنی جانورون کو لڑانا نسب سے خارج ہونا یا داخل ہونا شرع کی کام پر ہنسنا
مصلے کی آگے سے گذر جانا شارع عام تنگ کرنا روپے پیسے مین خلاف شرع بٹا لگانا یا پھیر لینا
بغیر خوف اسلام کو چھپانا روپے پیسے کو بیجا صرف کرنا نوکرونکو اپنے منیب کی خیرخواہی نکرنی
کسی قسم کی غلے یا نمک یا چینی وغیرہ بیچنے کی چیزمین وزن کیواسطے پانی یا بالو یا اور کوئی چیز
ملانی یا ہلکے ہونے کیواسطے بیچنے کی چیزمین جانے بوجھ نقصان کو خریدار سے ظاہر نکرنا
مسلمانون کے عیب ڈھونڈھنے مگر جو فاسق ہو اوس نیت سے کہ وہ اپنے فسق سے باز آئی
کسی مسلمان کو دوزخی کہنا کبوتر اوڑانا یا مرغ کا لڑانا

خاتمۃ الطبع من نتائج طبع کامل منشی غلام محمد خان صاحب مقابل مطبع کانپور جناب منشی نول کشور

حمد اوس خداوند کو سزاوار ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے جسنے ایک لفظ کن سے کونین کو بنایا
اپنی قدرت کا ایک نمونہ دکھایا زمین کو خاکساری کی مرتبہ بڑھایا کہ انسان اشرف المخلوقات
کو اوس پر بسایا آسمان کو سرنگون کرکے یہ سربلندی عطا کی کہ شمس و قمر نجوم و اختر سے زینت
بخشی دوست و دشمن کو روزی پہونچاتا ہے کفر و گناہ پر نظر نہیں کرتا بے نیازی کو کام
فرماتا ہے اگر رحم اوسکا عام نہوتا گنہگاروں کا کہیں ٹھکانا نتھا اگر اس عالم میں کافر و فسق
کفر کی گرفت کرتا کہیں پتا نہ ملتا علاوہ اسکے مومنین گنہگاروں کو بھی وعدۂ ادخال جنت ہی
کیا عنایت ہے یہ سب انعامات اور عنایات اپنے حبیب کے طفیل سے اس امت کے حال پر
مرعی رکھے کیسا محبوب خوش اسلوب جو رحمۃ للعالمین ہے شفیع المذنبین ہے راحت
جان عاشقین ہے مراد دل مشتاقین ہے خاتم النبیین ہے سید المرسلین ہے سوا اسکے
سے یہ قرب ہے ذات حق سے احمد کی تبیین + وہ خالق کل ہے یہ ہے مبداء کل کا + یہ کتاب
نایاب **صبح کا ستارہ** تصنیف عالم متبحر فاضل مفخر پشت و پناہ تقوی و طہارت
پابند احکام شریعت قاطع سلسلہ شرک و بدعت ہادی راہ طریقت
صاحب عز و قدر وحید عصر **عباس علی** بن ناصر علی جاجموی
رحمہ اللہ تعالی مطبع جناب فیضمآب سرتاج سربلندی
صدر نشین ایوان ارجمندی منبع جود و سخا
منہل فیض و عطا والا ہمتی و عنبر ہا
پروری میں مشہور نزدیک و دور
منشی نول کشور واقع کانپور
ماہ اگست ۱۸۸۵ء میں
طبع ہوئی
+